بابت سنہ ۱۹۳۴ء حسینی مشن کا چوتھا سالہ

قاتلانِ ائمہ کا مذہب

مسلمانوں کا حشر

عبدالشکور سابق حنفی حال معتقد ائمہ
بھرتنہ اٹاوہ

نشر از قومی پریس لکھنؤ
قیمت ۳ر

پہلا کھُلا نوٹس

خدا و رسولؐ اور خاندان رسولؐ کے دشمن اور قاتل خلفائے اسلام کے احوال جمع کرنیوالے اور انکی بابت رائے لگانیوالے رسالوں کی ضبطی اور اسیری کا یا انکے مولف کی ایذا رسانی کا ذرا وہم و گمان محبان صحابہ اپنے دلوں میں مطلق نہ پیدا کریں۔ قیامت کے ہولناک عذاب سے ڈریں۔ ایسا نہ ہو کہ دشمنان اہلبیت کے طرفداروں کی فہرست میں آکر اپنے رسول کی احادیث کے وسیع دائرہ میں گر کر کسی کو معمولی جان و مال کا نقصان دے دلا کر خود ہی آخرت کے نتیجہ میں مبتلا ہو جائیں قاتلان و دشمنان اہلبیت کے ظلم کو ابھارنے والی ایسی کتابوں کی ضبطی کیساتھ قدیم و جدید علمائے سابق و حال کی بڑی بڑی احادیث و تفاسیر و تواریخ کے علاوہ عربی اسلامی مدارس کی روزمرہ کی صحیح مسلم۔ صحیح بخاری۔ ترمذی شریف جیسی درسی کتابیں اور امام احمد حنبل کے مسند امام نسائی کے مسند وغیرہ اور یوپی پچھم اور پنجاب کے منصف مزاج عالموں کی کل کتابیں پہلے ضبط کر دی جائیں گی تب بھی اُن کتابوں کی قانوناً باری نہیں آسکتی کیونکہ فقط اسلامی تمام کتابوں کے عالموں کی پڑھی اور نقل ہے انہیں کے فیض کی بہار ہے کہ سب مسلمان اور غیر مسلمان بھائیوں کے سامنے عبرتاً نصیحتاً اسلئے پیش کی جاتی ہیں کہ ناواقف بھی اپنے رسول کے خاندان اہلبیت کے قاتلوں کو خوب پہچان لیں اور اُن سے نفرت و بیزاری رکھیں اور اگر کسی نے ذرا بھی کسی کی اعتقاد و محبت کی خاطر طرفداری کر لی تو اُس کے انجام کی پھر خیر نہیں ہے۔ دشمنوں کا حشر ہماری بلا سے اچھا ہو یا بُرا۔ ہم کیوں ناحق سیکڑوں برس بعد ان کے طرفدار بن کر اپنے کو مشتبہ کریں اور ہاتھوں کو خون سے کیوں بھریں۔ خدا اور رسولؐ سے کیوں برگشتہ بنیں ان کے خوف سے کیوں نہ ڈریں۔

دوسرا کھلا نوٹس

ہمارا خود یہ رسالہ قتل اہلبیت کا افسانہ قاتل و مقتول مسلمانوں کے اور انکے طرفداروں کے
حق و باطل کا پیمانہ خدا اور رسول کی طرف سے جزا و سزا کا قانون اور محبت و عداوت کا کانٹا اور معیار
بنے کر جو علم کے دروازہ ایمان پر لگا دیا ہے کہ جسکا جی چاہے یہاں آئے اور
وہ اپنے ایمان کو محبت کو عداوت کو کفر کو جو کچھ اپنے ہمراہ لائے خوب تول کر جاسکے اور
اپنے ہمراہ لیتا جائے خدا اور رسول جیسے ناظر اور جج کے رجسٹر میں دوستوں کے ساتھ یا دشمنوں
کی فہرست میں نام لکھا جائے نہ اسمیں خبر دکھانے کی ضرورت ہے نہ فوجداری کی اسکے
شائع ہوجانے پر اپنے مقام پر ہر شخص تجربہ کریگا کہ اس رسالہ کی تعریف کرنے والے خدا اور رسول
کے طرفدار کسقدر رہیں اور برائی کرنے ایذا رسانی کرنیوالے خدا اور رسول کے دشمن کتنے ہوتے
نظر آئیں گے۔

ہدایت کرتے وقت انبیا اپنی امتوں کی جہالت سے عداوت کرنے پر رو کر یہی افسوس کیا کرتے
کہ ہم انکے معبودوں کی واقعی کسقدر مذمت کرتے اونکے کھلے عیب دکھاتے ہیں مگر یہ کیسے
قسی القلب ہیں کہ اونکے عیبوں کو ہنر اور حسن سمجھتے ہماری برحق بات نہیں سنتے اور
الٹے ہماری ایذا کے ہماری خونریزی کے درپے ہوتے ہیں وہی رونا بعد رسول اہلبیت
اور انکے طرفداروں کی طرف سے ابتک چلا آرہا ہے کہ اہلبیت کے مخالفوں کے کھلے عیبوں
کو اونکے عداوت کے کرشموں کو قدرت نے انکے معتقدین کا خود گلا دبا کر انکی زبان سے
اور قلموں سے کتابوں میں لکھوا دیا۔ ورنہ خلفاے وقت کیطرف سے اہلبیت کے قتل
کی خبر کی انکے معجزوں اور فضل و کمال کی انسداد ہوتی رہی خلفاے اسلام کے خود عیبوں
نے خود ہی کو معیوب و معتوب اور مغضوب کردیا ہے اور کتابوں نے گواہی دیکر اونکو جبکہ
پھیلا دیا ہے تو انکے معتقد کہانتک برا مانیں دشمن اہلبیت نہ مانکر انکی طرفداری کیا کریں تیرے
نہ وہ عیب ہنر ہوسکتے ہیں نہ انکے دامنوں سے چھوٹ سکتے ہیں لاکھ جواب بنائیں نہ انکے
جوابات خلفا کو نجات دلا سکتے ہیں بلکہ الٹے تائید کرنیوالے خود کو مجرم بنالیں گے اگر وہ خلفا
کھلے تھے تو جو انکو برا کہیگا وہ خدا کا دشمن ہوگا اپنا ایمان خراب کریگا آپکا کیا بگاڑیگا آپ کیوں غضب دکھا دکھا
اپنا خون خشک کرکے اپنے خدا و رسول کے سامنے خود کو مشتبہ کررہے ہیں ایک عیب سارے ہنر کو گندہ کردیتا ہے خلافت نے
عداوت اہلبیت کو اور خدا و رسول کے خلاف بہت سی باتوں کو ظاہر کردیا ہے تو وہ پھر کیسے چھپ سکتیں ہیں۔

تیسرا کھلا نوٹس اور دنیائے اسلام میں تا قیامت منادی

اول تو خدا اور رسول کو ایسی آیتیں حدیثیں مسلمانوں کو اتنی سنانے کی ضرورت ہی نہ تھی
کہ جو انکے حق میں خطرناک تھیں۔ لیکن برحق مسلمانوں کے ساتھ گندم نما اسلام لوگوں کے ہمراہ
ہو جانے پر اونکی ادا جدا دکھائے بغیر چارہ بھی نہیں تھا۔ اور نہ برحق مسلمانوں کو اسکی
ضرورت ہوتی کہ وہ مسلمانوں میں تفرقہ کرنے کی جرأت کرسکتے اگر اختلاف و تفرقہ کی بنا بروز
وفات رسول سقیفہ جیسے فتنہ انگیز مقام پر مہاجر و انصار کے اجماع نے آیہ ولا تفرقوا کے
خلاف نہ ڈالی ہوتی۔ یا حدیث ثقلین و خلیفتین (یعنے اے صحابہ اور مسلمانو! تم میں دو
خلیفہ یا دو گراں قابل قدر چیزیں ایک کتاب خدا دوسری اہلبیت چھوڑتا ہوں اگر تم
انکی اطاعت کروگے تو تا قیامت کبھی گمراہ نہوگے جنہیں حوض کوثر تک جدائی نا ممکن ہے)
کے تا قیامت قرآن و اہلبیت کی متحدہ حکم اطاعت کے خلاف اہلبیت کی اطاعت خود چھوڑ
قرآن کیساتھ اپنی خلافت کی بیعت و اطاعت الٹی اہلبیت سے اور دیگر مسلمانوں سے لینے پر
خدا اور رسول کے حکم کو توڑنے اور قرآن اور اہلبیت دونوں کو پارہ پارہ کرنے والے سقیفہ
جیسے فتنہ و شر انگیز بدنام مقام کے انصار و مہاجرین مسلمان اپنی امامت و خلافت کی خاطر آپس
میں دوسرے کو جدا جدا کرنے والے نہوتے جبکہ خدا و رسول اور قرآن و احادیث کے ایسے جانثار
مہاجر و انصار کے تفرقہ کی یہ حالت خلاف قرآن فقط چند روزہ کی ناچیز خلافت کی خاطر
ہوچکی ہو تو پھر فقط قرآن سے خود ساختہ مطالب سے مذاہب کی ایجاد اور آپس میں کشت و
خون کی بنیاد کیوں نہ پڑتی اور خدائے واحد کے واحد اور حکم اتحاد دینے والے اسلام میں
متضاد بہتر فرقوں کے پیدا ہونے پر انکو کفار کیطرح ناری کہنے اور فقط ایک فرقہ کو ناجی ظاہر کرنیکی
خدا و رسول کو پھر کیوں ضرورت ہوتی۔ پس مسلمانوں کے خود ساختہ اختلاف و افتراق عظیم سے جبکہ
خدا و رسول کو مسلمانوں کے حق و باطل کو انکے ناری و ناجی کو دکھانے کی ضرورت ہوئی اور ہمکو بھی انکی
پیروی سے اہلبیت اور اصحاب کے درمیانی حقیقت کو اور انکے ماننے والوں کے نتیجوں کی کیفیت
کو ظاہر کرنے کی اہل دنیا کی کج رفتاری سے ضرورت اسلئے ہوگئی۔ تاکہ ناواقف لوگ واقف
ہوکر بیجا تقلید سے بچیں اور وہ راہ اختیار کریں جدہر قرآن اور اہلبیت دونوں کی اطاعت بعینہ
اطاعت رسول تسلیم ہوچکی ہو اس پر بھی ہمارا کوئی مخالف بنکر ایذا رسانی کرے تو آپ اپنے خدا و رسول کا مخالف ہوگا

راقم عبدالشکور خاں مصنف آئینہ سیالوی حنفی

قاتلان آئمہ کا مذہب

اور مسلمانوں کا حشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مومن کو جانکر قتل کرنیوالے کا نتیجہ قرآن کی آیت سے

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهٗ جَهَنَّمُ ٥ خَالِدِيْنَ فِيْهَا

خدا فرماتا ہے جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کرے تو اوسکی سزا جہنم ہے۔

برادران اسلام! بات کی ذرا غور کرلو۔ اپنے اعتقاد کی پیروی میں رسولؐ کی احادیث کو بیجا اور معطل کرکے بدنام اور پامال نہ کرو۔ اگر رسولؐ کو اپنی حیات میں اپنے بعض موجودہ اصحاب کے برتاؤ کا تجربہ اور بعد حیات انہیں اصحاب کے بیجا برتاؤ کا علیؑ و فاطمہؑ کیساتھ بحکم خدا علم نہوتا۔ اور آپکے سارے اصحاب اور دیگر مسلمان اپنے رسولؐ کے اہلبیتؑ علیؑ و فاطمہؑ کے سچے محب ہوتے تو ہرگز اپنی بیٹی فاطمہ کے بابت یہ حدیث ارشاد نہ فرماتے۔

حدیث رسولؐ بابت غضب و ایذائے فاطمہؑ

الفاطمۃ بضعۃ منی فمن اذاھا فقد اذانی ومن اغضبھا اغضبنی ومن اغضبنی اغضب اللہ

کہ مسلمانو! فاطمہ میری پارہ جگر ہے جس نے اسکو ستایا اس نے مجھے ستایا جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھکو اور خدا کو غضبناک کیا اور جس نے خدا کو ستایا غضبناک کیا وہ کافر اور جہنمی ہوگا۔

رسولؐ کے انتقال بعد فاطمہؑ صرف دو ڈھائی یا تین مہینہ زندہ رہیں تو آپنے قلیل عرصہ کے اندر جبکہ علیؑ سا زبردست شوہر سر پر اصحاب جان نثار سچے محبت کرنے والے مثل نجوم چاروں طرف موجود۔ تو پھر آخر اے ہمارے رسولؐ کیوں آپ اپنے اصحاب سے بدظن ہوکر بلاوجہ انکو بدظن اور مشتبہ بنا رہے ہیں۔ اور قرآن کی آیت کے خلاف معاذ اللہ کر رہے ہیں۔ خدا کا تو یہ حکم ہے کہ مومن کیطرف سے بدگمان نہو۔ اور آپ نے تو فاطمہؑ کی اذیت اور غضبناکی کو اتنا بڑھایا اور طول دیا کہ اپنے بعد خدا تک پہنچایا کہ علیؑ و فاطمہؑ کے ستانے والوں کو کافر اور جہنمی تک بنا دیا۔ اے رسولؐ آپنے بحکم خدا جو کچھ بلاشک فرمایا تھا اس کے بموجب آپکی بیٹی فاطمہؑ کو ستا ستا کر حدیث کی تصدیق کرنے والے اصحاب ہی نکلے۔

حدیث ۲ علیؑ سے بغض و عداوت اور جنگ کرنے کا نتیجہ

بحکم خدا رسولؐ نے علیؑ سے فاطمہؑ سے محبت کرنے اور بغض و عداوت کرنے

یا جنگ کرنے کے نتیجے نیک اور بد سُنانے والی بہت سی حدیثیں صحابہ کو اور کل مسلمانوں کو سُنا دیں۔ زبانی قول کے علاوہ لکڑی یا ڈنڈے سے مار مار کر جانوروں کی طرح نہیں بتایا جاتا۔ حیاد غیرت اور خوف رکھنے والوں کے لئے ایک دو ہی دفعہ آگاہ کر دینا بہت ہے نہ کہ بار بار مختلف لفظوں اور مختلف مطلب اور معنوں کی حدیثیں سب کو علانیہ سُنادی جائیں مگر نہ ماننے والوں کو کچھ اثر نہو اہلبیت کی اطاعت و محبت کی وقعت کو اور انکی مخالفت کے خوف کو مخالفوں نے اپنے دل میں نہ آنے دیا۔ حیات رسول سے ہی فضائل و مناقب اہلبیت سُن سُن کر اکثر صحابہ نکتہ چینیاں کا نا پھوسیاں کرنے لگتے اور رسول کی وقعت کرنے انکی شان اور بات رکھنے کی جگہ انکو محبت اہلبیت میں صانٗ گمراہ کہہ دیتے جنکے لئے خدا نے فوراً سورہ والنجم اذا ھوٰے ماضل صاحبکم وماغوٰے سے تردید کر کے ایسوں کے خیالات کو عمل کو اور اہلبیت کے ساتھ انکی محبت کو علانیہ باطل کر دکھایا۔

یہاں صرف ایک حدیث حربکُ حربی وسلمکُ سلمی (اے علیؑ تیری لڑائی میری لڑائی ہے اور تیری صلح میری صلح ہے) سے اہلبیتؑ سے محبت اور بغض کرنے والوں کے نیک و بد نتیجہ کی ظاہر کرنیوالی حدیثیں سُناتے ہیں۔

(۱) قال رسول اللہ لعلیؑ   کتاب مُسند ابی یعلیٰ میں ہے رسولؐ نے

إِنَّ اللّٰہَ یَغْضَبُ لِغَضَبِکَ
وَیَرضٰی لِرِضَاکَ
( ) عَنْ مُطَّلَب بِنِ
عَبْدُ اللّٰہ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ
رَسُولُ اللّٰہِ فِی خُطْبَۃٍ
اُوصِیکُم بِحُبِّ ذِی
الْقُرْبٰی اَقْرَبُہَا اَخِی وَابْنُ
عمی علی ابن ابی طالب
فانہ لا یحبہ
الا مؤمن ولا یبغضہ
اِلَّا مُنَافِقٌ - فَمَنْ اَحَبَّہٗ
فقد احبنی ومن ابغضہ
فقد ابغضنی ومن احبنی
دَخَلَ اللّٰہ الجَنَّۃ
ومن ابغضنی دخل
اللّٰہ النّار اغضبنی
(مسند امام احمد حنبل)

علیؑ سے فرمایا کہ خدا غضبناک ہوتا ہے
جس پر تو غضبناک ہوتا ہے اور وہ اس سے
راضی ہوتا ہے جس سے تو راضی ہو جائے
مطلب بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت
کی کہ جناب رسول خداؐ نے خطبہ یہ فرمایا کہ میں
وصیت کرتا ہوں تمکو اے صحابہ اے مسلمانو
اپنے قرابت داروں کیساتھ محبت کرنے کی جن
اہلبیتؑ میں زیادہ قریب میرا بھائی چچا کا
بیٹا علی ابن طالب کہ جنکو سوائے مومن کے
کوئی دوست نہیں رکھ سکتا اور سوائے منافق
کوئی بغض و حسد نہیں کر سکتا جس نے اوسکو
دوست رکھا اوس نے مجھے دوست رکھا جس نے
اوسکو غضبناک کیا اوس نے مجھسے بغض کیا
خدا کو غصہ ور کیا اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ
جنت میں داخل ہوا اور جس نے مجھ سے
بغض کیا اوسے خدا جہنم واصل کریگا۔
(در مسند امام احمد حنبل)

حدیث ثقلین اور خلیفتین سے اہلبیت کے بارہ اماموں کو بلا فصل خلیفہ رسولؐ ماننے والے مسلمانوں کا نتیجہ

اس حدیث کو ثقلین یا خلیفتین کہو مسلمانوں کے تمام فرقے مانتے اور انکے عالم اپنی سب کتابوں میں لکھتے آئے ہیں۔ یہ حدیث بروز جشن خلافت علیؑ خم غدیر پر خطبہ کے وقت تمام مجمع کو سُنائی گئی پھر دوات کاغذ طلب کرنے کے موقع پر بھی دوہرائی گئی یہ حدیث تاقیامت کل مسلمانوں کی اہلبیت کے ساتھ محبت اور عداوت رکھنے کا قرآن اور اہلبیت کے درمیان تاقیامت برائے عمل ایسا اتحاد دکھایا ہے کہ مسلمان ایک ساتھ دونوں کی برابر اطاعت کریں گے تو نجات پائیں گے ورنہ فقط قرآن کو لیکر اہلبیتؑ کی اطاعت اور خلافت کو بعد رسول تسلیم نہ کرنیوالوں کو یہ حدیث اور اس کے بعد والی حدیث سفینہ گمراہ اور ہلاک کرنے والی بتا رہی ہے۔ خواہ ایسے مسلمان دن رات قرآن اور نماز پڑھیں حج و زیارات کریں خدا اور رسولؐ کے متوالے فنا ہو جائیں اور سارے پیروں کی قبروں کو سجدے کریں اور ان سے مغفرت شفاعت کی دعائیں مانگیں سب بیکار ہے بغیر اہلبیت کی اطاعت و خلافت مانے ہوئے انکی محبت اور اُمید شفاعت و نجات بے سود ہے۔

ترجمہ حدیث ثقلین

بحکم خدا رسولؐ فرماتے ہیں کہ اے صحابہ اے مسلمانو میں تم میں (جانوروں یا مشرکوں میں نہیں)

دو گراں قابل قدر چیزیں کہو یا دو خلیفہ خدا کی طرف سے اپنے بعد چھوڑتا ہوں ایک تو انمیں کتاب خدا قرآن خلیفہ ہے اور دوسرے گراں قدر خلیفہ میری عترت اہلبیتؑ ہے جب تک انکی اطاعت و خلافت کا تمسک کروگے دلکے صفحوں پر لکھکر اس پر قائم رہوگے تو میرے بعد تا قیامت ہرگز گمراہ نہ ہوگے یہ دونو تو حوض کوثر تک جدا نہیں ہو سکتے مگر تم اپنے سوراج سے خود پارہ پارہ نہونا اور نہ قرآن کے تیس یا چالیس پارے کرنا نہ اہلبیتؑ جیسے قرآن ناطق کو پارہ پارہ کرنا۔

حدیث سفینہ کا ترجمہ

اس کے بعد فوراً اموی عقل والونکو سمجھانے کیلئے اہلبیت کی مثال نوحؑ کی کشتی سے بتا کر صاف کہدیا کہ جو اوسمیں بیٹھا اہلبیت کی خلافت کو تسلیم کیا وہ ناجی ہے اور جس نے اطاعت و خلافت اہلبیتؑ کی کشتی کو چھوڑدیا خواہ نوحؑ کا بیٹا یا رسولؐ کی بی بی اور اصحاب میں کوئی ہو وہ صفا ہلاک ہو جائے گا۔

سورۂ الحمد میں صراط مستقیم سے مراد کیا ہے اور انعمت علیھم سے یا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین سے کون لوگ مراد ہو سکتے ہیں

سورہ حمد قرآن کی ناک اور اسکی جان ہے اور تمام نمازوں میں پنجگانہ عبادت میں رکن اعظم ہے

جس رکن اعظم میں خدا نے دن رات اپنی وحدانیت الوہیت اور بروز قیامت

اپنی ملکیت اور شہنشاہی دکھانے کے ساتھ اپنی ہی عبادت اور طلب اعانت کا اقرار کرا نکے ساتھ صراط مستقیم پر (یعنے محمد وآل محمد کی راہ پر) ثابت قدم رہنے کی دعا منگوائی ہے۔ الف سے ی تک صحابہ کی اطاعت وخلافت کا یا اُن سے نفرت بیزاری نہ رکھنے کا خدا اور رسولؐ نے ذرا بھی اشارہ نہیں فرمایا نہ کسی مصنوعی حدیث میں بھی اپنے اہلبیتؑ کو ایک جگہ بٹھا کر علانیہ یا انکے کان میں اپنے اصحاب کی اطاعت وخلافت کی آواز لگا دی ہو۔

پھر خدا صراط مستقیم پر چلنے کی صاف طور سے یوں دعا منگواتا ہے کہ اونکے راستہ پر ثابت قدم رکھ کہ جن محمدؐ وآل محمدؐ پر تونے اپنی نعمت انعام واکرام نازل کیا ہے اور اُن کا راستہ سے بچا کہ جن پر غضبناک ہوا اور جو خود گمراہ ہوگئے اس حدیث ثقلین کے لفظ تضلوا البعدی سے گمراہ مسلمانوں کی خوب شناخت کرلو اور اس سے پہلی حدیثوں سے خدا ورسولؐ کے مغضوب مسلمانوں کو پہچان لو۔

سورہ قل یا ایہا الکافرون سے رسولؐ نے اپنے کافروں کے درمیان فیصلہ کردیا	جبکہ رسولؐ کفار عرب کو سمجھا کر انکے ظلم وجور کی ایذائیں اُٹھا کر عاجز ہوگئے اور دعائے بد کے خواہاں ہوئے تب خدا نے رسولؐ کو حکم دیا کہ کافروں سے

صاف کہدے کہ اچھا جانے دو جن خداؤں کو تم پوجتے ہو میں نہیں پوج سکتا

اور جب ایک خدا کو میں پوچھتا تم نہیں پوج سکتے لہٰذا لوگو! ہم نے تم پر اپنی ساری حجتیں تمام کر دیں خدا کی طاقت معجزے دکھا دیے۔ اگر تم نہیں مانتے تو خیر تمہارا دین تمہارے ساتھ مبارک اور میرا دین اسلام مجھے مبارک ایسے ہی علیؑ و فاطمہؑ کے حق کو بعد رسول حقدار خلافت اور باغ فدک اسلامی کتابوں سے سمجھنے والے خواہ کتنا انہیں کتابوں کو کھول کر دکھا دیں اور ہزاروں دلیلیں خلافت کی اور آیتیں حدیثیں ایسی پیش کر دیں کہ جنکو انکے مخالف بھی مانتے ہوں مگر سب سلف سے اپنے ہی معتبر عالموں کے لکھے کو رسولؐ کی احادیث نقل کرنیوالے انکا مطلب کھولنے والے کو حق و باطل کی رائے لگانے والے کو بُرا کہنے ایذا دینے پر تیار ہو جائینگے اونکے اپنے عیبوں کی تحقیق نہیں کرنا چاہتے لڑنا غل مچانا اپنے عیبوں کو ہنر دکھانا سب چاہتے ہیں اور جو ذرا انصاف سے غور کر لیتے ہیں وہ فوراً کوڑے کو صاف کر کے تہ سے گوہر مراد پا کر سدا چین کیا کرتے ہیں۔

خدا نے اپنے رسول کے سراپا رحمت ہونیکی وجہ سے اپنے اور انبیا اور آئمہ کے دشمنوں سے عذاب کو دنیا سے اُٹھا کر قیامت پر موقوف کر دیا

رسولؐ جبکہ مجسم رحمۃ للعالمین قدرت سے ہو چکے اور اپنی حیات میں اپنے جیسے کفار و مشرکین دشمنوں کو

عذاب سے ڈرانے کے سوا دیگر انبیا کیطرح بجلی گرانے طبقہ عرب کو الٹانے پر

جرأت نہ کی بد دعا سے نفریں کرنے پر ہمت نہ کی تو پھر وہ یا انکی اولاد علیؑ و فاطمہؑ معصوم آئمہ اپنے مخالف مسلمانوں پر قبل از قیامت عذاب نازل کرنے کے باعث کیوں ہوتے ورنہ مجال کیا تھی یزید کی اور تمام لشکر یزید کی کہ حسینؑ کے بچوں پر بڑوں پر آنکھ اٹھاتا۔ عورتوں کی بے پردگی سے تشہیر کرتا۔ اگر آئمہ کے کل مخالفوں کو ادھر جہنم واصل کر دیا جاتا اور حسینؑ کو انکے طرفداروں سے ساری بلائیں رد ہو جاتیں سب کو نہر فرات سے یا نہرِ لبن سے حوضِ کوثر سے سیراب کر دیا جاتا تو پھر نہ صبر کی قدرت معلوم ہو سکتی نہ صابروں کا مرتبہ دنیا والوں پر کھل سکتا۔ حسینؑ فقط نام کے صابر اور رسولؐ فقط نام کے رحمۃ للعالمین کہلاتے لہذا امانت صداقت اور رحمت دکھانے سے امین صادق اور سراپا رحمت کہلائے۔

ایسے مسلمہ اصول پر خدا نے فقط علیؑ کو بت شکن مشہور کرانے کی خاطر علیؑ کی بچپنے میں تین سو ساٹھ پتھریلے محتاج بتوں کی جانب پیشانی نہ جھکانے اور کفیل رسولؐ کی چہرہ نورانی پر نظر انتخاب ڈالنے اور اپنے بھائی کو ہزار دو برس بعد بچپنے میں شناخت کر لینے علیؑ کے ذہن اور علم و حافظہ کی تیزی اور کمال محبت کمال ایمان کو دکھانے مخالفین سے کرم اللہ وجہہ کہلا کر تمام اصحاب رسولؐ میں خلاف اعتقاد تا قیامت افضل و ممتاز کرانے کے لئے خدا نے کعبہ میں اتنے برسوں بتوں کو باقی رکھا نہ اپنی قدرت سے نہ فرشتوں کی

طاقت سے نہ رسول کے ہاتھوں سے نہ انکے اصحاب وازواج کی شراکت سے بتوں کو توڑوایا۔ نہ تنہا سیڑھی لگاکر علیؑ ہی کو حکم دیا پس رسولؐ کو جھکائے بغیر مہر نبوت کھلے قرآن رسولؐ پر پیر رکھائے بغیر علیؑ کی جملہ باتوں کا مرتبہ دنیا پر کیسے کھل سکتا۔

رسولؐ کو انکے اہلبیتؑ کے قتل و ایذا سے ایذا دینے والے آئمہ معصوم کے قاتل خلفاء اسلام کی فہرست

آئمہ معصومین آل رسول اللہ کے قتل کیوجہ مفصل طور سے معہ قاتلوں کے ناموں کے بارہ اماموں کے مختصر حالات کے رسالہ میں بیان کردی گئی ہے جسکا ذکر مختصراً یہاں بھی کیا جاتا ہے۔

(۱) جناب فاطمہؑ صدیقہ کے ستانے والے

آپکے باغ فدک اور شوہر علی مرتضےٰ کی ظاہری حکومت و امارت اور خلافت کے ضبط کرنیوالوں اور شوہر سے جبریہ بیعت لینے کی خاطر ظالمانہ برتاؤ کرنیوالے خلیفہ وقت حضرت ابوبکر و عمر سے جو صدمہ پہونچا وہ معتبر کتابوں سے مخفی نہیں ہے جنکی خاطر سے رسولؐ نے مذکورہ بالا حدیث فاطمہؑ کو سُنا کر انکی اذیت سے اپنی اور خدا کی متحد اذیت دکھاکر بیٹی کی کافی تسلّی کردی مگر وہ لوگ فاطمہؑ کی غضبناکی یعنی خداؑ کے خوف سے ڈرے۔

(۲) امام اور خلیفہ اوّل حضرت علیؑ کے ستانے والے

عام مسلمانوں کے خلیفہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان اور انکے بعد خانہ جنگی کرنیوالے حضرت معاویہ حضرت عائشہ اور دونوں کے طرفدار ستّر اسّی ہزار اور کل گروہ خوارج نہروان جنکی کسیقدر تفصیل آگے بیان ہوگی۔

ب حضرت علیؑ کے قاتل کا نام عبدالرحمٰن (ابن ملجم) علیہ اللعن ہے

عبدالرحمٰن جیسا نام کا رواج شیعہ فرقہ میں نہ ہونے کے علاوہ جبکہ سب کے نزدیک وہ قاتل علیؑ کا ہو گیا تو دشمن ثابت ہو جانے سے اوسکو کوئی دوست فرمانبردار یعنے شیعہ ہرگز نہیں کہہ سکتا ہے تو پھر کسی کو اوسکے نماز میں ہاتھ کھولنے یا باندھنے کا سوال بھی ایسے زمانہ میں نہیں کرسکتا جبکہ چاروں مصلے کے اماموں کا وجود ہی نہوا ہو۔ اگر بالفرض وہ ہاتھ باندھتا ہوگا تو جس حد تک اوسکے

نوٹ: ۔ چونکہ خلفائے اسلام بنی عباس ہوں یا بنی اُمیہ اور قریش خاندان کے نامور ہوں جنکی عداوت علانیہ احادیث و تفاسیر و تواریخ اہلسنت میں رجسٹرڈ ہو چکی اور سُنی کیا شیعہ واقف کار و نکے دلوں پر لکھی جا چکی ہے تو علیؑ و فاطمہؑ کے حق کا اعلان کرنیوالے طرفدار مسلمان اپنے انجام کو پیش نظر رکھکر اہلبیت کے ستانیوالوں قتل کرنیوالے مسلمانوں سے کفار کیطرح ایسی نفرت رکھتے ہیں کہ وہ عرصہ دراز سے اپنی لڑکیوں کا نام عائشہ اور حفصہ کے نام پر رکھنا پسند نہیں کرتے اور نہ لڑکوں کا نام قاتلوں اور مخالفوں کے نام پر رکھتے ہیں

بندھے ہاتھ لوگوں کو ثابت ہونگے تو وہ علانیہ مذہب حنبلی حنفی شافعی سے منسوب ہوگا۔ اگر کسی کو ابن ملجم کے کھلے ہاتھ نماز میں ثابت ہوں تو وہ امام مالک سے منسوب ہو سکتا ہے اوسکے شیعہ مذہب پر نہ ہونے کی گواہی تو خود اوسی کی عداوت و نافرمانی اور قتل و خونریزی دے رہی ہے علیؑ جیسے ولی کی خونریزی کے کرتے ہی وہ اسلام سے خارج ہو گیا نہ وہ سُنّی رہا نہ شیعہ کافر ہو گیا۔ یہی گفتگو خود معاویہ اور یزید کے بابت کی جائیگی کہ ان دونو باپ بیٹوں نے اپنے ہاتھ سے امام حسنؑ کو زہر دیا۔

(۳) دوسرے معصوم امام حسنؑ علیہ السلام کا قاتل امیر معاویہ اور اوسکے ساتھ جُعدہ زوجہ امام حسنؑ ہے

جُعدہ امام حسنؑ کی بیوی کو روپیہ کا لالچ دیکر صراحی کے پانی میں زہر ڈلوایا۔ بیدار ہوے پانی پیتے ہی جگر کے ٹکڑے قے سے گرنے پر انتقال کیا۔

(۴) تیسرے امام حسینؑ کے قاتل کا نام شمر وغیرہ اور یزید ملعون ہے

یزید نے امام حسینؑ کے گلے پر اپنے ہاتھوں سے خنجر نہیں پھیرا۔ اپنی خلافت کی بیعت نہ کرنے پر شمر و عمر سعد وغیرہ کے ذریعہ سر کٹوایا۔ بہر حال دونوں باپ بیٹے ایک ہی طبقہ میں ساتھ رہیں گے۔ اگر حسینؑ کا قاتل شمر و عمر سعد وغیرہ اور یزید سب سے بدتر گنہگار قابل لعنت سب مسلمانوں کے نزدیک ہیں

تو پھر یزید کے باپ معاویہ کو جو کہ امام حسنؑ کا قاتل ہے جو حضرت عائشہ زوجہ رسول کا قاتل ہے حضرت عمار یاسر صحابی رسولؐ کا قاتل ہے (جنکی بابت رسولؐ نے خود یہ پیشینگوئی کردی تھی کہ اے عمار تجکو ایک باغی گروہ مسلمانوں کا قتل کرے گا تو اسکو جنت کی طرف بلائیگا مگر وہ جہنم کی طرف جائیگا۔)

تو بیٹے سے زیادہ گناہ اور سزا کے نمبر حاصل کریگا۔ اعتقاد و عمل دونوں کا معلوم ہوا۔ یزید تو نماز ہی نہ پڑھتا تھا مگر حضرت معاویہ کے نماز میں ہاتھ کھولنے باندھنے کا سوال بیکار ہو جائیگا جبکہ وہ خود ہی مذہب سنت کے بانی ہیں تو کسی سنت تک اپنے ہاتھوں کو باندھ لیتے ہوں تو ہمیں اوسکے ظاہر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

علیؑ کی خلافت میں عمر و ابوبکر و عثمان کے ہم پلہ ہو کر ایک ہی اعتقاد عمل کے بعد سر گروہ ہوئے۔ کیا یزید کی رعایا کے وہ مسلمان جو علیؑ کی بلافصل خلافت کے خلاف تھے یزید کو ظل اللہ۔ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین خطبہ میں نہ کہتے اور دل سے نہ مانتے ہونگے اور اوسکی بقائے سلطنت کی دعائیں نہ مانگتے ہوں اگر دل سے ایسا کرتے ہوں تو ایمان سے جائینگے اور اگر دل سے نہیں یہ کے دشمن اور منافق تھے اور ظاہر میں رسولؐ کے خاندان کی ذلت سے خوش ہو کر اُسکی مدح سرائی کرتے ہونگے تو ان اعتقاد کے کیبر سے مسلمان تقیہ باز ثابت ہونگے

یہ خلیفہ بھی بنی اُمیہ سے

(۴) چوتھے امام زین العابدین علیہ السلام کے قاتل کا نام ولید بن عبدالملک بنی امیہ خلیفہ اسلام ہے

ہے بعد یزید خلیفہ اسلام ہوا اور ۲۵ محرم ۹۵ھ میں امام زین العابدینؑ کو زہر سے شہید کیا واقعہ اوپر بیان ہوچکا۔

اس نے بھی امام کو قید

(۵) پانچویں امام محمد باقر علیہ السلام کے قاتل کا نام ابراہیم بن ولید خلیفہ اسلام ہے

کرایا زہر سے شہید کرایا۔

امام جعفر صادقؑ ۱۱۴ھ ہجری میں بعد وفات

(۶) چھٹے امام جعفر صادق علیہ السلام کے قاتل کا نام منصور دوانقی خلیفہ اسلام ہے

اپنے باپ امام محمد باقرؑ کے عہدہ امامت پر فائز ہوئے یہ زمانہ بنی اُمیہ کے زوال کا تھا۔ اسوقت کے خلفا بغاوتوں کے دور کرنے میں لگے تھے آپکو اپنے آبائی اہلبیت رسولؐ کا برحق علم و عمل پھیلانے کا کافی موقع ملا۔ آپکا دین جعفری مشہور ہوا ۱۳۲ھ میں دوسرا دور ہوا بنی امیہ کا خاتمہ ہوا اب بنی عباسیوں کی باری آئی اور ابو العباس سفاح خلیفہ ہوا۔ اس نے حضرت کو مدینہ سے عراق بلوایا۔ ایذاؤں کا درپے ہوا مگر معجزات سے مرعوب ہوکر آپکو پھر مدینہ بھیجا مگر منصور دوانقی اوسکے بھائی نے خلیفہ اسلام

بنکر حضرت کو زہر سے شہید کیا اور ۱۵ ر شوال تاریخ وفات ہے۔

( ) ساتویں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے قاتل کا نام ہارون رشید خلیفہ السلام ہے	آپ سنہ ۱۲۸ھ ۷ صفر کو یا سنہ ۱۲۹ھ کو

پیدا ہوئے اور ماہ رجب ۲۵ ر ۱۸۳ھ میں مقام بغداد میں بعد قید کی ایذائیں اُٹھانے کے بحکم ہارون رشید خلیفہ اسلام سندی بن شاہک کو نوال بغداد نے زہر دیکر شہید کیا۔ ایذا کی ذرا اور کیفیت سنیئے۔

بصرہ میں ہارون کا سالہ عیسیٰ بن جعفر بن منصور حاکم بصرہ تھا اس نے حضرت کو اپنے گھر کے قریب قید خانہ میں مقید کر دیا۔ ہارون رشید قتل کا حکم دیتا تھا مگر نہ کر سکا پھر بغداد میں حضرت کو بلا کر قید خانہ میں ہارون نے بند کرایا۔ فضل بن ربیع کو قتل کرنے پر مجبور کیا اس نے انکار کیا تو پھر فضل بن یحییٰ برمکی کے سپرد کیا وہ پھر حضرت کے علم و فضل اور کثرت عبادت سے ڈرا بجائے تکلیف آرام دینے لگا تو ہارون نے سندی بن شاہک کے سپردگی میں دیکر زہر دلوا کر شہید کرا دیا۔

( ) آٹھویں امام موسیٰ رضا علیہ السلام کے قاتل کا نام مامون رشید خلیفہ المسلمین ہے	آپکی وفات بروز جمعہ ۲۱ر رمضان یا

۲۳ ر ذیقعدہ یا صفر سنہ ۲۰۳ھ کو ہوئی۔ آپکو ماموں رشید خلیفہ اسلام نے
مقام طوس پہونچنے پر اثنائے سفر میں زہر دلوایا۔ اور ہارون رشید
اوسکے باپ کے قبہ میں قبلہ کی جانب دفن ہوئے۔

( ) نویں امام محمد تقی علیہ السلام کے قاتل کا نام
معتصم باللہ پسر ہارون رشید خلیفہ اسلام ہے

آپ صرف ۲۵ برس
کی عمر میں معتصم باللہ
پسر ہارون رشید کے
حکم سے دختر ماموں رشید زوجہ امام کے ذریعہ زہر کھلانے سے آخر ماہ
۲۹ ر ذیقعدہ سنہ ۲۲۰ھ میں مقام بغداد میں انتقال کیا اور شہر کے باہر قریش کے
قبرستان میں مدفون ہوئے متصل قبر اپنے جد امام موسی کاظمؑ کے اسیوجہ سے
آپکے مقبرہ کو کاظمین کہتے ہیں۔

( ) دسویں امام علی نقی علیہ السلام کے قاتل کا نام
معتمد عباسی خلیفہ اسلام ہے

آپنے روز
دوشنبہ
۳ ر رجب
یا ۲۷ ر جمادی الثانی سنہ ۲۵۴ھ کو معتمد عباسی خلیفہ اسلام کے زہر کھلانے سے انتقال کیا۔

( ) گیارہویں امام حضرت حسن عسکریؑ کے قاتل کا نام
معتمد عباسی خلیفہ اسلام ہے

آپنے آٹھویں
ربیع الاول
سنہ ۲۶۰ھ میں

انتقال کیا اور سامرہ میں قریب قبر حضرت امام علی نقیؑ دفن ہوئے۔

(   ) صرف بارھویں امام حضرت مہدی علیہ السلام بحکم خدا قتل سے بچکر قیامت تک زندہ رہنے والے ہیں

خدا سب کا مالک حقیقی صاحب قدرت و اختیار ہے کہ وہ جو چاہے کرے اس پر کسی کو اعتراض کرنے برا کہنے کی مجال نہیں خواہ تمام چیزوں کو اسباب سے ذرایع سے پیدا کرتا ہے یا وہ جب چاہے تو اپنے مقررہ قوانین توڑ کر آدم کو بغیر ماں باپ کے اور آخر میں عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا کر سکتا ہے۔ سیکڑوں برس کے مردوں کو انبیا کے آئمہ کے ذریعہ جلا سکتا ہی چنانچہ اصحاب کہف اور عزیر نبی کو سو برس سے زیادہ سلا کر انکے کھانے کو موسموں کے انقلابی آفات سے سڑنے گلنے کیڑے پڑنے سے بچا کر کتے کو اوسکی نشست پر بٹھا کر یا اونکے گرد سو برس کی ڈیوٹی پر زندہ پہرا لگا نے حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ جانوروں کے کاٹکر ٹکڑے آپس میں ملانے پہاڑوں پر چار و نظر رکھنے پر پھر انکے سروں سے ہر اک کے جسم کے اجزا خود بخود بحکم رب ملکر زندہ ہوا پر اڑ جانے کے قدرتی سیکڑوں کرشموں کے ساتھ یہ بھی سب کو معلوم ہی کہ دجال، شیطان اور تمام فرشتے تا قیامت زندہ رہینگے۔ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر چین سے بیٹھے ہونگے۔ خدا معلوم وہ چلتے پھرتے غذا کھاتے سیر تفریح کرتے ہونگے یا کہ بت کیطرح بے حرکت یکجا بیٹھے ہونگے ہر حال اپنے

امام مہدیؑ کی زیارت اور بیعت کے تا قیامت منتظر ہونے اور امام مہدیؑ کے زندہ رہنے پر تعجب نکرنا چاہیئے
انکے پیچھے الیاؑ اولوالعزم حتی روح خدا نماز کی اقتدا کرینے سے خدا معلوم
رتبہ میں گھٹ جائے گا کہ بڑھ جائے گا یہ سب کچھ صحیح مگر اپنی کتابوں میں
مذکورہ بالا باتیں دیکھنے والے اور ان باتوں سے ناواقف مسلمان اپنا اعتقاد
یہی رکھیں گے۔ کہ امام مہدیؑ پھر پیدا ہونگے خدا معلوم کس کے پیٹ سے
نیز انکے زندہ رکھنے سے کیا فائدہ ہے اور نہ اتنے روز تک کوئی جی سکتا ہے
خواہ الیاؑ کہنے سے خدا کی قدرت پر الزام آجائے یا مذکورہ بہت سی کتابی
باتوں کے حالات سے انکار کرنا پڑجائے تو کچھ عیب کسی کو نہو گا۔

ہر موافق شے کیساتھ ناموافق چیزونکی ضرورت

حق کی قدر و معرفت کیلئے باطل کو قائم رکھکر اوسکے اعلان کی ضرورت ہے

اگر دنیا میں ایک ہی قسم کی چیزیں ہوں
اور اوسی قسم کی ہزاروں لاکھوں چیزیں
آس پاس نظر آئیں تو انکی خوبی اچھائی
اور محبت کی قدر جبھی ہوگی کہ جب اوسکے
مخالف ضد سے بھی کوئی مقابل میں موجود نہ کی جائیگی۔
کسی روشنی کی یا دن کی روشنائی کی عمدگی اور اوسکی قدر تو جب کھلے گی کہ
جب رات کی تاریکی بھی ہو اور سفیدی کے ساتھ سیاہی بھی موجود کیجائے

تو اگرچہ دن یا کہ سورج بذات خود سب سے عمدہ شے تھا مگر اس میں کمال روشنی کا صرف پرتو یہ اور بھی اوسکی شان کو بڑھاتا تھا خود بہتر شے تھا تو سورج کی ذات کی اور اوسکے کمال کی خوبی اور اوسکی قدر اوس شخص کو کیا معلوم ہو سکتی ہے کہ جس نے عمر بھر مثلاً سورج کو یا دن کو کمال روشنی پر فقط دیکھا ہوگا اور سورج کے گھٹاؤ بڑھاؤ یا کہ اوسکے زوال اور فنا سے نہ مطلع ہوا ہوگا تو اوسکو عمر بھر سورج کے کمال کا مزہ نہیں آسکتا جب تک کہ اوسکی آنکھوں میں سورج کے گھٹاؤ کا اور اس سے اندھیرا نہ دکھایا جائے جبکہ سورج کے سامنے تاریکی کا رات کا پردہ ڈالدیا گیا اور وہ آدمی چاروں طرف بھٹکنے لگا اب اوسکو آنکھوں سے بخوبی محسوس ہو گیا کہ ہاں دن کی سفیدی اور سورج کی روشنی تو واقعی کیا اچھی نعمت تھی اور اب ہمکو اندھیرے میں کسقدر دقتوں کا سامنا پڑرہا ہے یہ اوسکے مقابلہ میں اچھی چیز نہیں اس سے بھاگو اور روشنی کی تلاش کرو۔

لہذا صحت تندرستی کی قدر اوسکا مزہ دکھ بیماری سے ہوتا ہے اور مٹھاس کی خوبی کھٹاس سے کھاتی ہے تلخی سے نفرت ہو کر پھر مٹھاس کی قدر ہوتی ہے۔ نمکینی کا ذائقہ پھیکے پن سے معلوم ہوتا ہے۔ ایک موسم کی حقیقت اور قدر دوسرے موسم کے آنے سے معلوم ہوتی ہے۔

ایسی ہی علم کی قدر و حقیقت جہالت سے اور حق کی قدر و منزلت باطل کے سرکشی عیاں کرنے سے کھلتی ہے۔

اب اگر خدا شیطان سے زبردستی سجدہ کرا لیتا تو یہ زبردستی قابل تعریف نہوتی جبر یہ عبادت و اطاعت کس کام کی۔ شیطان کی دلی مرضی نہ تھی تو خدا نے بھی اوسکو اوسکی مرضی اور اختیار پر تا قیامت اسلئے چھوڑ دیا اوسیوقت فوراً ہی اوسکا گلا نہیں گھونٹا کہ لوگ خدا یا خدا پرست آدم کے حق کی حقیقت و صداقت کو شیطان جیسے باطل کے باقی رکھنے اور اوسکو اولاد آدم کے سامنے علانیہ دشمن دکھانے اوسکی کل حرکتیں نمایاں کرنے کر وہ جسقدر چاہیں اپنے عقل و تجربہ سے بخوبی معلوم کرلیں کھوٹے کھرے اچھے برے کو پرکھ لیں سمجھ لیں شیطانی جملہ باتوں سے نفرت کھا کر برحق باتوں کی خود قدر کریں تب انکو پھر حق کی معرفت اور کمال کا مزہ بھی معلوم ہوگا۔ اور جبکہ شیطانوں کی برائیاں نہ لوگوں پر کھولی جائینگی تو لوگونکو برائی سے اطلاع اور نفرت کیسے پیدا ہوگی۔ لہذا قران میں کسقدر مذمت شیطان کی مع واقعہ اور کفار کی بکثرت بیان کی ہے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی فقط پہلے شیطانی باطل باتوں کے عیبوں کو دکھانے پر ان سے خدا کی برحق باتوں پر روشنی ڈالکر دکھانے کے لئے بھیجے گئے تو سب نے پہلے توجہ کی اور جملہ پوجنے والی چیزونکی مذمت کی اور اسلام کے کلمہ طیبہ میں پہلے

ان سب کی نفی حرف الّا سے کیگئی تب خدا کے ایک ہونے کا اور محمدؐ کی رسالت کا اقرار کرایا اگر بتوں کی نفی اور نفرت کوئی کرنا نہ چاہے اور خدا کی بھی باتیں پسند کرتا ہے تو یہ اوسکی پسندیدگی اور دونو طرف نگاہ رکھنی تو کچھ اچھی بات نہیں باطل کی آمیزش سے باطل کے قرب سے حق کی ذلت اور توہین ہوتی ہے اور اوسکے اقرار کو باطل کرتی ہے لہذا حق پر آنے والے کو خدا اور رسول اور آئمہ کے پہچاننے والے کو چاہیئے کہ اُنکے دشمنوں کے ناموں کی فہرست مع انکے معائب کے دیکھے دکھائے جسکی ضرورت پہلے جیسے خدا کو ہوئی تو انبیا اور صحیفے بھیجے لہذا ہم نے بھی خدا کی برحق پیروی میں انہیں کچھ اپنی شیطان کی باتوں کو اپنی کتابوں سے ابھارا ہے کہ جنکو خدا نے نبیوں نے اماموں نے اونکے دیگر خاص بندوں نے ابھارا یا کہ خدا کی قدرتی تدابیر سے دشمنوں کے قلم و زبان سے انکی کتابوں میں بہت کچھ ظاہر کرادیا ہے ہم بھی اماموں کے ذکر کے ساتھ انکے دشمنونکے معائب دکھاتے ہیں ہمکو الزام دو تو خدا و رسولؐ کو اور اپنی کتابوں کے عالموں کو پہلے دو۔

حق اور باطل دونو سے عمداً سہواً غفلت اور چشم پوشی

دنیا اور دین دونو جگہ بڑی خطرناک ہے

جو لوگ خدائے حقیقی سے قطعی انکار کرکے اپنے مرضی کے دیبی دیوتا

اور مخلوقات کی چیزوں کے فقط پوجنے اور تعریف کرنے میں ہمہ وقت
سرگرم رہتے اور اپنے یا زمین و آسمان کی مخلوقات کے بنانے والے ایک
خدا کی معرفت کی فکر نہیں کرتے غفلت اور لاپرواہی کرتے اور بجائے خود
تلاش کرنے کے خدائے حقیقی کے یا اوسکے انبیا کے اوصاف و علامات کو
اپنے بتوں کی مذمت کو خدا پرستوں کی تقریروں اور تحریروں کے سننے اور
دیکھنے سے نفرت کرتے ہیں یا کہ دیکھکر سُنکر لاپرواہی سے اثر لینا نہیں چاہتے
تو کیا منکرین و کافرین خدا انبیا سے انکی غفلت جہالت یا قانون سرکاری
سے غفلت اور عدم واقفیت دنیا میں قطعی معافی دلادیگی اپنے بادشاہ
وقت کو رعایا میں سے کوئی نہ جاننا چاہے اوسکی اور اوسکے قوانین کی
عظمت و اطاعت پر کوئی کاربند نہونا چاہے تو ایسا عمل اوسکو جرم سے
بری کر دیگا۔ بالفرض سزا تخفیف کر دی جائے یا کہ پہلی بار قطعی چھوڑ دیا
جائے تو کیا تعزیرات کے اشتہارات لگا دینے اور انبیا کے ذریعہ آواز
ڈہل بار بار اللہ اکبر کا نقارہ ہر زمانے میں بجا دینے پر بھی کوئی شخص پھر
یہ کہنے کی مجال رکھ سکتا ہے کہ ہم نے توحید کی نبوت کی یا قیامت کی
آواز نہیں سُنی تھی۔

(۲) کیا اسلام کے اصول اور فروع دنیا میں جابجا کم و بیش جاری
نہیں کئے گئے اگر اسلام کے نہ جاننے پہچاننے والے لوگ باعتقاد مسلمین

ماخوذ ہو سکتے اور وہ خدا کے قانونی مجرم ہیں اور انکی غفلت یا لاعلمی انکو فائدہ نہیں پہونچا سکتی تب تو وہ مسلمان بھی بکثرت لاتحدود تعداد میں خدا اور رسول کے سخت مجرم ہونگے کہ جو خدا اور رسول کو کسیقدر جانتے پہچانتے اور مانتے ہوئے بھی اپنے رسول کی عترت اہلبیت کے حقوق مراتب کو پامال کر کے صحابہ کو اپنے اہلبیت کے سر پر چڑھا رہے ہیں اور حقوق مراتب اہلبیت سے بمحبت صحابہ جاننے پہچاننے سے غافل اور لاپرواہ بنے رہتے ہیں اور تیس چالیس برس کفر کی شرابخوری کی کہنہ مشقی کے علاوہ بعد اسلام صحابہ کے خلاف اسلام مطاعن کو دیگر خلفاے اسلام کے معائب کو اہلبیت کے حقوق مراتب اطاعت و فضلیت کی جملہ احادیث کو دیکھکر سُنکر اثر نہیں لیتے اور رد حق و باطل باتوں کے نتیجوں کے خوف سے نہیں ڈرتے اور اہلبیت کے حقوق فضائل خلافت امارت کی بغاوت پر سینہ زوری سلف سے دکھاتے رہے اور صحابہ کو انکے مطاعن معائب قبول کر لینے پر بھی اہلبیت سے نہیں اپنے رسول سے افضل سمجھ رہے ہیں اگر بالفرض ایسا ہوتا کہ صحابہ اہلبیت کیطرح اول عمر سے تا آخر عمر معصوم بچہ کیطرح بے خطا ثابت ہوتے نورانی ذات ملکوتی صفات خدائی قدرت و اختیارات رکھتے ہوتے باعث ایجاد عالم ہوتے نجات اور شفاعت دلانے والے ہوتے تو آنسو پونچھ جاتے کہ چلو برابر کا معاملہ ہے کسی نے اصحاب کو مان لیا

نہ اہلبیتؑ ہی کو مان لیا اور اگر کسی نے اہلبیت کو مان لیا ہے بعینہٖ
اصحاب ہی کو مان لیا چلو ایک ہی بات ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ مسلمان
صحابہ کے ماننے والوں نے ساف سے ابھی تک اتنی ہمت جرأت نہیں کی کہ
صحابہ کو تیس چالیس برس تک آنکھوں سے کتابوں سے بت پرست
شرابخواری سے خطاوار پانے پر انکو نہ معصوم کہہ سکتے ہیں نہ انکی خلافت
اور حکومت کو واقعہ کی مجبوریوں سے خدا اور رسولؐ کے عطیہ بتاتے ہیں
بلکہ علانیہ اپنے صحابہ کو عصمت سے اور خدا اور رسولؐ کے تعلقات سے اونکے
ذرائع سے خود ہی خارج کرکے فقط آپس کے برابر کے ہم پایہ مسلمانوں کے
انتخاب اور بکثرت ووٹ کی نایاب قابل فخر فضیلت پر نگاہ رکھتے ہیں
باوجود ان دونو مہمل باتوں کے ہوتے اور مانتے ہوئے اور فقط اہلبیتؑ
کی اطاعت اور فضائل کو صحابہ کو مخاطب کرکے جتاتے ہوئے بھی صحابہؓ
کو افضل اور حاکم اور اہلبیت کو مفضول اور محکوم سمجھ رہے ہیں یہ کیا
اندھیر ہے کہ جو مسلمانوں پر اکطرف سے بکثرت چھا رہا ہے جنکو اچھا برا
کچھ سوجھائی نہ دیتا۔

انبیا و اولیا اللہ اور آئمہ سے عداوت کرنے انکے قتل کرنے کی کسکو کیوں ضرورت ہوتی ہے سب کا خلاصہ اور جواب

ہمیشہ سے حق اور باطل کا مقابلہ ہوتا آیا ہے

انبیا جسقدر آئے وہ اسی لئے آئے کہ کسی طرح ہم شیطان کے باطل کو مٹا دیں اور اپنے حق کی میانہ روی طاقت سے (جبریہ نہیں) حق کو پھیلائیں اسکے سوا کسی نبی نے دولت و ثروت جمع نہیں کی فوج پلٹن اور سامان حرب ضرب فراہم نہیں کیئے انکی فقیرانہ زندگی کتابوں سے عیاں ہے یہی کیفیت انکے اوصیا کی ہوئی یہی کیفیت محمد اور انکی آل پاک کی ہوئی انبیا و اوصیا یا آئمہ کے حق ایمان کے مقابلہ میں کون مزاحم ہوگا وہی کفر اور باطل، اور باطل کدھر جدھر حضرت شیطان اور اوسکے اخوان الشیاطین یہ انکی طینت میں ازخود دل کو قابو میں نہ رکھنے سے مرض کی طرح بیماری لگ جاتی ہے نہ تو پہلے سے انکی مٹی میں پیدا کی جاتی ہے نہ خود شیطان نے یا اوسکے بھائیوں نے منتر خلق کیا ہے

وہی انسان ہے کہ جو اک وقت اپنے دلکو تمام بیجا خواہشوں سے قابو میں
رکھکر میانہ رو عدل و اعتدال پسند ہوتا ہے برحق ثابت ہوتا ہے جہاں
اوس نے اپنے دل کی خواہشوں کو کھولدیا اوسکی مرضی پر چھوڑدیا تو فوراً
اوسکے تمام اعضا جوارح جو دلکے تابعدار نوکر چاکر ہیں ایکدم دراز ہو جاتے
ہیں پہلے نگاہیں اُٹھتی اور جا بیجا چیزوں پر پڑنے لگتی ہیں جنکے ہمراہ
دست درازی زبان درازی ہونے لگتی ہے پیر بھی چاروں طرف خوشامد
سے دوڑتے پھرتے ہیں - اور وہی انسان ظالم بنجاتا ہے علم و فضل اور
چیز ہے اور دلکا ضبط کرنا اور چیز ہے بڑی مشکل کی بات ہے علم کا کام
دل کو روکنے کا ضرور ہے مگر جب دل کسی کا قابو سے باہر ہو جائے تو علم
بیچارہ کیا کرے - مجبوڑا دل کی بجیپنی کا تماشہ دیکھا کرتا ہے اسوجہ سے بڑے
عالموں سے یا متوسط پڑھے لکھوں سے ایسی باتیں سرزد ہو جاتی ہیں کہ جو
جاہلوں سے کبھی نہوں اور بعض جاہلوں یا نادانوں سے وہ باتیں پیدا
ہو جاتی ہیں کہ جو عالموں سے نہ ہوسکیں - ایسی باتیں عام نہیں شاذونادر
ہوتی ہیں - اور اسکا الٹا یعنے عالموں اور پڑھے لکھوں سے اچھی باتیں
زیادہ اور انگشت نمائی خطاکاری کی باتیں کم اور جاہلوں سے بُری
باتیں بوجہ ناواقفیت زیادہ اور بھلی باتیں نہایت کم -
تجربہ سے دیکھلو بیجا فتنہ انگیز باتوں پہ بھڑکانیوالا ایک دو ہوتا ہے

اور بھکنے والے سیکڑوں ہزاروں اوسکے پیچھے ہو جاتے بغیر اچھا بُرا سوچے ہوے اوسکا ساتھ دیتے اوسکی تعریف کرنے لگتے۔ حق کے ساتھی کم اور باطل شیطان کے مریدلاکھوں۔ انبیا نے پہلے چیزوں کے پوجنے والوں کو برا کہا اور اپنے خداے واحد کی تعریف کی کس نے انکی صحیح بات کو پسند کیا انبیا کو انکے خدا کو بُرا بھی کہا انبیا کو قتل کرنے اور انکے غائب خدا سے لڑنے بھڑنے اور آسمان پر جہالت کے تیر برساکر خدا کو مارنے کا حوصلہ بادشاہ وقت کرنے لگے۔

انبیا کے پاس چونکہ علم و فضل ہوتا تھا علم کیساتھ بُری باتوں کی روک ٹوک اک لازمی نتیجہ چلی آئی ہے تو یہ باتیں ہر زمانہ کے فرعون نمرود شداد قارون وغیرہ جیسے شاہان وقت کو ناگوار ہوتیں انکے باطل کو کاٹنے والی ہوتیں تو خوف بھی اہل باطل کو پیدا ہوتا تو وہ انبیا کو مارنے تباہ کرنے پر تل جاتے ایسے ہی محمد و آل محمد کا معاملہ ہے کہ کسی کے پاس بجز علم و فضل اور فقر و فاقہ کے اور کچھ بھی نہوتا تھا۔ مگر علم و فضل سے غیر حسد کرنے لگتے ہیں اوسکی روک ٹوک سے اوپر بیان ہو چکا عام طبایع کو خوف ہوتا ہے اور اہل کمال کو دیکھکر خواہ وہ جنگل میں ہوں پھٹی حالت سے تو ہوتے ہی ہیں اون پر لوگ ٹوٹ پڑتے اور مطیع ہو جایا کرتے ہیں یہی باتیں بادشاہوں اور خلفا کو تخت سے اتار کر فقرا کے پاس

کھچنے کی باعث ہوتی ہیں اسوجہ سے کفار سرداران عرب محمدؐ کے اور انکے بعد خلفاے اسلام ہمیشہ آل محمد اور انکے دوستوں کے دشمن اور قاتل ہوا کیے۔

کتابوں سے کل انبیا کا ستانا اکثر کا قتل کرنا معلوم ہے تو حق کو حق قتل کیا کرتا ہے کہ باطل انہیں برحق کو یہ قاتل یا مقتول۔ یہاں مقابلہ کھلے کفر کا ہے۔ انبیا کو ان کافروں نے قتل کیا کہ جو نہ اُن نبیوں کو مانتے تھے نہ انکے خدا کو۔ اور محمدؐ کو ستانے والے دو پہرے تھے کفار عرب نے جدا ستایا اور اسلام لانیوالوں نے محمد کی آل کو نہ ماننے پر انکے فضائل مناقب اور حکم اطاعت وسامان خلافت سُنکر چوں چرا کرنے پر اپنے خدا و رسول کو ستایا غضبناک کیا۔ محمدؐ اثنائے جنگ کے سوا تمام معاملات میں کافروں پر علانیہ غضبناک نہیں ہوئے ورنہ تو جلی کرتی مگر اپنے اُن نو مسلمانوں پر ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ غضبناک ہوے کہ جو اہلبیت کے فضائل و مناقب کو سُنکر رسول کو انکی خدمت اور عظمت کرتے دیکھکر حسد کرتے آپس میں کانا پھوسی کیا کرتے ہر وقت پاس رہا کرتے۔ اور محمدؐ کے ستانے کے باعث ہو جاتے۔ پھر بعد رحلت جنازہ رسولؐ کو انہیں مسلمانوں نے ستایا اور توہین کی کہ جو علیؑ و فاطمہ و حسنینؑ اور ابن عباس پر ڈالکر سقیفہ کیجانب بھاگ کھڑے ہوے خدا اور رسول سے خوف نہ کھایا اپنی خلافت کی قدیم تمنا کو پہلے پورا کیا اور

بے ایمانی سے دلکو نہ سنبھالا گیا۔ محمد کا اسقدر ستایا جانا انکے خاص جانثاروں کیطرف سے دکھایا گیا تھا اب اہلبیت کے ستانے سے جو ایذائیں خلفا و دیگر مسلمانوں سے رسول کو پہونچیں وہ کیونکر پہونچیں اسکی قدرے تفصیل سنیئے۔

بابت قتل حق و باطل گفتگو

کسی حق و باطل بات معلوم کرنے کی صورت ہمارے سامنے بجز خدا اور رسول اور کچھ نہیں تو خدا اور رسول کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے قول سے عمل سے جدھر حق ہوگا اُدھر نظر آئیں گے باطل کی طرف ہرگز نہ ہونگے۔ اسکے سوا کوئی صورت ایسی نہیں نکل سکتی کہ جہاں حق و باطل دونو جمع ہوں جبکہ خدا کی آیات اور رسول ؐ کی احادیث نے خود ہی علیؑ و فاطمہؑ اور کل اہلبیتؑ کی جانب قرآن اور حق اور اپنے ساتھ علانیہ متحد کرکے فیصلہ کر دکھایا ہے تو بس اب ہمکو بلا تحقیق تلاش صاف معلوم ہو گیا کہ اہلبیتؑ کے مقابل نجران کے عیسائیوں کیطرح جو کوئی سامنا کریگا خود کو افضل اور حاکم اور اہلبیت کو محکوم اور تابعدار کرنے کے لیے اُلٹی اپنی بعیت کا ان سے خواستگار ہوگا وہ بجائے خود برحق ہوئے انکے مقابل کھلا باطل بغیر عینک چڑھائے دکھائی دیگا۔ اب کسی کی ایک آنکھ ہو یا دونوں میں عیب ہو اور وہ

دوسری طرف نہ پھیر سکے یا کوئی اپنی دونو آنکھوں کو بند کر ڈالے۔ اپنی عقل کو دل و دماغ کو اپنے اعتقاد کی محبت میں باطل ہی پر قائم رکھے۔ اور کفار کیطرح انبیا کے اقوال پر نہ چلے اپنے بتوں کو آگ کو دریا کو پوجتا رہے تو اسکا کیا علاج ہے۔

جبکہ اہلبیت خدا اور رسول کے حکم سے اسلام کے زندہ رکھنے والے حجت خدا نائب و خلیفہ رسول اللہ ہو کر تا قیامت اسلام کی حفاظت کرنیوالے ہوے تو اب قوم باطل کی طرف سے جسقدر صدمے اور اذیتیں انکو پہونچیں گی تو یہ لوگ صبر کی خداداد طاقت سے سب کو برداشت کرجائینگے مگر باطل کے مقابلہ کے لئے بغیر حکم خدا ہاتھ نہ اُٹھائیں گے۔ پس جب تک حکم صبر تھا علیؑ نے صحابہ ثلثہ کے باطل کے مقابل صبر سے کام لیا پھر حضرت عائشہ اور معاویہ کو بہت کچھ منع کیا اور مسلمانوں کے خون اور انکے انجام سے ڈرایا لیکن بحکم رسولؐ جس کی رسولؐ نے آپ کو پیشینگوئی کردی تھی آپنے مجبوراً ہزاروں مسلمانوں کو قتل کردیا تو حدیث رسولؐ سے علیؑ سے اور انکی طرف سے جسقدر لوگوں نے عائشہ اور معاویہ کے طرفداروں کو قتل کیا وہ سب مسلمان مقتول ہو کر باغی اور جہنمی ہوئے اور جسقدر مسلمان علیؑ کی طرف کے مقتول ہوئے تو یہ علیؑ کی ہمراہی میں جنتی ہوے اور انکے قاتل عائشہ اور معاویہ کی طرفداری کے بدولت

جہنمی ثابت ہوئے۔ خواہ کوئی تاقیامت اپنی کمال خوش اعتقادی سے
حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ پر زبان نہ کھولے اور انکو برحق اور جنتی
کہا کرے تو کیا ہوتا ہے اگر ایسوں کو برحق جنتی کہا جائیگا تو پھر علیؑ اور انکے
طرفدار جنتی نہیں رہ سکتے پھر علیؑ کے برحق اور جنتی نہ کرنے پر رسولؐ کی
احادیث معاذاللہ جھوٹی ہونے سے انکی ذلت اور بے وقعتی جدا ہو جائیگی
تو ایسی رائے لگانے والے پر گمراہی پھر لوٹ پڑیگی اور اگر علیؑ اور عائشہ
و معاویہ اور انکے طرفدار سب برحق اور جنتی ہیں تو پھر بلاوجہ اسقدر مسلمانوں کا
خون کسکی گردن پر رہے گا۔ اور دونو طرف کے قاتل و مقتول کی بابت
اور انکے سردار حکم قتل لگانے والے علیؑ اور معاویہ و عائشہ کی بابت دوزخ
اور جنت میں سے کیا معاذ اللہ کسکو دلایا جائیگا۔ اب اگر آپ اپنے باقی یا
مذہب سنت معاویہ اور زوجہ رسول حضرت عائشہ کے بابت حق باطل
رائے نہیں لگا سکتے انکا خوف غالب ہوتا ہو تو پھر اکثر انبیاء کے قاتلوں کو
قابیل کو گمراہ باطل نہیں کہہ سکتے پھر امام حسینؑ کے مظلومانہ شہادت پر
انکو برحق کہنے اور یزید کو معہ شمر لعین و عمر سعد وغیرہ تمام لشکر یزید کو باطل
گمراہ اور جہنمی کہنے پر کسی مسلمان کو جرات نہ کرنی چاہیے۔ اور نہ شیطان سے
زیادہ شمر اور یزید کو برا کہنا چاہیے نہ کسی کو کوئی شمر یا یزید بنادے تو
برا نہ ماننا چاہیے۔

آئمہ کے قتل کو قاتلونکے نام کو اُبھارنے والے برحق مومن کون ہونگے

اور انکے قتل کو دبانے اور قاتلونکو بدنامی سے بچانے والے دشمن اسلام دشمن خدا اور رسول کون ہونگے

قتل کا حق و باطل تو سب کے نزدیک عیاں ہے وہ تو محتاج بیان نہیں رہا اب اُن کے قتل کے اُبھارنے والی پہلی ذات خود خدائے پاک ہے جسکا نام مومن ہے۔ صبار ہے۔ جبار ہے۔ قہار ہے۔

جو شخص خدا کی آواز پر ہم آواز ہوگا وہ خدا کا ساتھی اور اسکے امین وحی کا ساتھی کہلائیگا اور جو شمرؔ۔ یزید کو اور عبد الرحمن ابن ملجم جیسے قاتلوں کے قتل و ظلم کو دبائے گا اور سکی طرفداری کریگا اور قابل ایمان قابل اعتبار بنا کر بخاری شریف کے راویوں کے طبقہ میں بٹھائے گا وہ دشمن خدا اور رسول کا ساتھی ہے پھر امام حسن ؑ کے قتل پر قدرتی آواز بلند ہوئی مگر زیادہ اسلئے اُبھر نہ سکی کہ قاتل خود خلیفہ اسلام معاویہ تھا۔ شہرت اسلئے زیادہ نہو سکی کہ وہی تنہا شہید ہوئے۔ پانی میں زہر ملانے والی بی بی کا پتہ اور پورا قصہ معاویہ کا دیر میں کھلا اگر امام حسین ؑ کیطرح امام حسن ؑ کی یا علی ؑ کی یا اور کسی امام کی شہادت عورتوں اور بچوں بڑوں کے ہمراہی میں ہوتی تو زیادہ شہرت ہوتی۔

خدا نے یوں تو اپنے انبیا کے قتل و ایذا رسانی کے واقعات کتابوں میں

لکھوا کر افشا کیئے اور کل آئمہ کے قاتلوں کے نام اور قتل کی روداد خود قاتلوں سے انکے معتقدین طرفداروں کے قلم سے لکھوا دی جب تو ہم تک پہونچی بہت سے انبیا کیطرح یہ بھی مخفی ہو جاتی۔

کل انبیا میں صرف حضرت یحییٰؑ کے خون کو خدا نے سیکڑوں برس تک زمین سے ابلوایا اچھلوایا۔ اور ستر ہزار بنی اسرائیل کی جانوں کا عوض خون لئے بغیر یحییٰؑ کے خون کو بند نہ ہونے دیا مگر ان کے قتل پر خدا نے آسمان و زمین کے قدرتی انتظام میں انقلاب نہیں دکھایا۔ حضرت علیؑ کے قتل پر تلوار لگتے ہی خدا نے بذریعہ جبرئیل امین درمیان آسمان اور زمین ندائے غیبی قَدْ قُتِلَ اَمِیرُ الْمُومِنِین سے منادی کرا دی ہوش و حواس سے مخلوقات نے زمین پر اور ملائکہ نے آسمانوں پر سُن لی اسکے سوا قدرتی انقلابات بھی ہوئے ستاروں کا ٹوٹ ٹوٹ کر ٹکرانا۔ آندھی کا چلنا ان سب سے سوا سب کے عوض سب سے زیادہ اہتمام قدرت نے جسقدر امام حسینؑ کے قتل و خون کو اچھالنے برسانے سے کیا ہے اوسکی مثال بجز حسینؑ کہیں نہ ملے گی۔

جس کا سر اقدس جدا ہوتے ہی خدا نے بذریعہ جبرئیل اَلَا قُتِلَ الحُسَینُ بِکَربلا فَذُبِحَ الحُسَینُ بکربلا کی آوازیں بلند کرا دیں زمین میں زلزلہ آسمان میں تہلکہ مچا کر انقلاب عظیم پیدا کر کے اہل عالم کو ہلا ڈالا۔ زمین سے خون

اُبال کر آسمان سے برسا کر زمین و آسمان کو خون کے آنسوؤں رُلا ڈالا
نہر فرات کو اُچھالکر اوسمیں طوفان برپا کر دیا سیاہ آندھی کا طوفان
اُٹھا دیا سورج کو گہن لگا کر رُلا دیا۔ ماتم حسینؑ مظلوم میں سیاہ پوش کر دیا
جانوران صحرائی کو پرندوں کو انسانوں کے دلوں کو ہلا کر بدحواس
سراسیمہ کر دیا۔ قیامت کی ہلچل پیدا کر دی۔ یزید کیطرف سے پانی بند
کرنے بچوں بڑوں عورتوں کو قتل کرنے عورتوں کو ستانے خیموں کو
جلانے بیمار کے گلے میں طوق اور پیروں میں بیڑیاں پہنا کر پیدل چلا کر
تازیانے پشت پر لگا کر لاش حسینؑ کو پامال کر کے جسقدر زیادتی ذلت
خاندان حسینؑ کے تباہ کرنے میں کی اوس سے زیادہ خدا نے مذکورہ قدرتی
انقلاب دکھانے کے علاوہ اک راہب کے دیر میں دیواروں پر یہ شعر لکھوا دیا ۵

اترجوا امۃ قتلت حسینا ؛ شفاعت جدہٖ یوم الحساب

اس شعر نے صرف حسینؑ کے قاتلوں دشمنوں کو نہیں بلکہ علیؑ و فاطمہؑ اور
دیگر آئمہ کے دشمنوں کو انکے طرفداروں کو قیامت تک رسول کی شفاعت
سے محرومی نا اُمیدی کا صاف حکم دیدیا خلفائے اسلام کو اہلبیتؑ سے
افضل کرنے والوں کا نتیجہ صفا جہنم دکھا دیا۔

جبکہ خدا نے زمین و آسمان کی چیزوں میں انقلاب پیدا کر کے دنیا کو
سامان حشر دکھا دینے سے اور حسینؑ کے خون ناحق کو ہر سال بذریعہ

محبان حسینؑ تازہ کر دکھانے اور ظلم یزید آشکار کرنے کا سامان کر دیا تو
محبان حسینؑ کا فرض بھی یہی ہوا کہ وہ اپنے گریہ و ماتم کیساتھ حسینؑ کی
مصیبتوں پر گریہ و ماتم کرنے سے اور ایام محرم و چہلم میں خاصکر حسینؑ
کی صف ماتم بچھانے سے گلی کوچہ اور بازاروں سڑکوں میں اکھٹا ہوکر
مصائب حسینؑ اور ظلم یزید کا اعلان اور شہرت دینے سے شہادت حسینی
کی یاد تازہ کرتے رہیں تو دوستی کا اور ہمدردی و مروت انسانی کا ثبوت
دوست کی خوشی میں خوشی اور رنج میں رنج و غم ظاہر کرنے دیتے رہیں
اور انکے دشمنوں کا کام یہ ہے کہ قاتلان اہلبیت کے نام کو انکے ظلم و ستم
کو چھپائیں اور جو لوگ انکے ظلم کو اور مظلوم کی مصائب و شدائد کا اعلان
کریں اہلبیت کی تعریف کو اور حقوق کو جتائیں قاتلوں کی مذمت کریں
انکو اپنی مختلف تدابیروں سے روکیں یا اپنے ہم مذہب بھائیوں کو
نفرت و کراہت دلانیوالی باتیں ایجاد کرکے اہلبیت کی مجالس اور
محفل میلاد میں شریک ہونیوالوں کو نفرت دلائیں۔ ایسے اشتہار اور
کتابیں لکھنے پر تیار ہوجائیں جو انسانیت و شرافت کے خلاف نامہذب
ہوں تب بھی تہذیب یافتہ تعلیم یافتہ طبقہ اونکو بھی اپنے خلفا کی
خاطر مقبول کرلیتا ہے مگر اہلبیت کی موافق اونکے دشمنوں کے عیب
دکھانیوالی کتابونکو رد کرنے پر سب تیار ہوجاتے ہیں۔

علیؑ وفاطمہؑ حسنؑ وحسینؑ اور دیگر آئمہ کی ظاہری آبائی جدی حکومت اور باغ فدک پر تصرف کرتے ہوئے اونچی کتابوں میں علیؑ وفاطمہؑ کے دعوے گواہ شاہدوں کے معقول بیانات پر خلفا کا لاجواب ہوکر اُلٹے جواب دینے اور معاویہ کیجا برتاؤ کرلینے وغیرہ جیسی کل عداوت کی باتیں آنمیں موجود ہوتے ہوئے معتقدین کی نظروں سے کل قصّے گذرتے ہوئے بھی مزہ یہ ہے کہ اہلبیت اور صحابہ میں محبت دکھائی جاتی ہے اب ان کتابی جھگڑوں قصوں کو پوچھنے والوں اور حق وناحق کی رائے طلب کرنیوالوں کے دلوں سے انکے علما حیلہ نرم وسخت الفاظ سے جملہ قصوںکو ایسا صفا اُڑا دیتے اور معاملوں کو لپیٹ دیتے ہیں کہ جس سے پوچھنے اور شک کرنیوالے خواہ مخواہ خاموش ہوجاتے ہیں۔ انکے درمیانی معاملات کو جو کوئی اُبھارتا لکھتا یا بیان کردیتا ہے تو چاروں طرف آگ لگ جاتی ہے اور لوگ اوسکے قلم اور زبان کو رد کرنے اوسکو نقصان جان ومال اور آبرو پر تل جاتے اور بجائے تحقیق اور صفائی کے فوجداری اور مقدمہ بازی پر محلہ والے شہر والے آس پاس اور دور دراز کے جان نثار جان اور مال سے مدد دینے پر حاضر ہوجاتے ہیں جن باتوں سے تعلیم یافتہ خواندہ مسلمانوں کی تہذیب واخلاق کا نمونہ اہلبیت اور خلفا کے درمیانی عداوت کے نقطہ دکھانے اذان میں حی علیٰ خیرالعمل اور خلیفہ بلافصل کے مہذب اور اعلان خیر کے فقرے سُن لینے پر عیاں ہوجاتا ہے

کل اہلبیت پر کل انکے مخالف خلفائے اسلام کیطرف سے زبان سے
خنجر تلوار سے زہر دغا سے ظلم و ستم عیاں ہو۔ اور کتابوں میں جابجا
سلف سے رجسٹرڈ ہوچکا ہو تو اوسکا بیان تمام مسلمانوں پر شاق ہوجائے
اوسکے اظہار کرنیوالوں کی زبانیں بند اور کھینچی جائیں ایسی حق و ناحق
دکھانے والی باتوں کے انسداد میں ہر قسم کی تدبیریں اور طاقتیں صرف
کیجائیں۔ مگر کسی طرح اہلبیتؑ کا حق اور خلفاے اسلام کی لغاوت اور
ظلم و عداوت نہ کھلنے پائے۔ یہ کیا معاملہ ہے جو سمجھ میں نہیں آتا کہ جب
انہیں محبت تھی تو خلافت و حکومت کے کل اختیارات علیؑ کے ہاتھوں
باقی نظر آتے اور مہاجر و انصار انکی مدد کرتے تابعدار رعایا کیطرح دکھادیتے
تب مرد میدان ایمان محبت و عدالت پاتے ہوئے انکے سارے مسلمان
تاقیامت تحسین و آفریں کیا کرتے۔ جب خلافت لے لی اور اپنی طرف
آجکل کیطرح لوگوں سے انکو بلا کر یا انکے گھر جا جا کر ووٹ بڑھا لئے تو کیا
اس سے حق ثابت ہوگیا اور فضیلت زمین سے آسمان سے پھٹ پڑی
اور بعد دعوے کرنے لاجواب کرنے کے علیؑ و فاطمہؑ نے اگر فوجداری
نہ کی اور صلاح و مشورہ میں انکے شریک حال ہوگئے یا انکی تسلی کے خاطر
بیعت بھی بقول معتقدین کر لی تو کیا اس سے محبت و ایمان اور حق
صحابہ کا ثابت ہوجائیگا یا آپ صحابہ کی طرف سے جوابات دیں فوجداری

کریں لوگوں کی زبانوں کو روکیں انکے معاملوں کی صفائی دکھائیں اس سے آپکو یا خلفا کو کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے صحابہ یا دیگر خلفا کو نجات اور اہلبیت سے اُمید شفاعت نہیں رکھنی چاہیئے۔

ہم اپنے خدا کی فرمانبرداری اور نافرمانی کے مقصد اطاعت و مخالفت و عداوت کو ایسے مشہور شخصوں کے ذریعہ سے دکھانا چاہتے ہیں کہ جنکو دنیا میں بکثرت جانتے پہچان سکتے ہیں جنکے افعال بد سے اور انکے بد نتیجوں سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ پس اگر شیطان سے زیادہ انبیا کی اُمتوں کے ناموروں نے نبی بنکر خدا بنکر خود خلیفہ بنکر کسی بے گناہ کو قتل و غارت کرکے کسی جائداد پر عزت و آبرو پہ دست درازی کی تو ایسے لوگ شیطان کی سزا سے زیادہ سزا کے لعن و طعن کے سزاوار ہونگے۔

پہلی قوم جن میں سے شیطان علیہ اللعن اور دوسرے نسل آدم سے قابیل اور یحییٰ ذکریا اور ناقہ صالح کا قتل کرنیوالا اور اُمت محمدی میں علیؑ کے قاتل عبدالرحمن ابن ملجم اور حسنؑ کے قاتل معاویہ اور حسینؑ کے قاتل شمر و یزید وغیرہ جیسے طبقہ کے بقیہ قاتل اہلبیت کے ظلم و ستم سے انکے نتیجہ بد کو دیکھکر خدا کی نافرمانی کا ہر شخص بہت کچھ نتیجہ اپنے مقام پر نکال سکتا ہے اور کافر و نکے ماتحتی میں رہکر مرد و نمیں حزقیل مومن آل فرعون جیسے مرد اور آسیہ زوجہ فرعون اور ہند زوجہ یزید جیسی عورتونکی فرمانبرداری کی آیات قرآنی کی تعریف کرنے پر ہم بھی سر آنکھوں سے تعریف کرنے پر ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

دنیا میں سب سے زیادہ مشہور باطل کا پہلا بانی آدمؑ کا خاص دشمن جانی

حضرت شیطان رجیم علیہ اللعنۃ کے اعتقاد و عمل کے مطابق

دشمنان خدا اور رسولؐ و قاتلان علیؑ و آل رسولؐ

کا

مذہب اور بروز قیامت انکا نتیجہ اور حشر

شیطان کے موحد اور خدا پرست ہونے اور بوجہ کثرت عبادت صفوف ملائکہ میں ترقی پاکر استاد ملائکہ کہے جانے میں کسی کو شبہ نہو گا۔ خدا کے حکم پر آدم کو سجدہ نہ کرنے اوسکو خلیفہ نہ ماننے آدم کی خاک سے اپنی آتشین مزاجی کو اعلیٰ و افضل سمجھکر تکبر کرنے اوسکو دربار سے خارج ہونے۔ تا قیامت رجیم اور ملعون و مردود و فاسق و کافر کہنے کی سزا ملی۔ اور عرش کے نکالدینے پر قرآن میں پچاسوں جگہ شیطان کے واقعہ نافرمانی کا اعلان عام کرنے نبیونکی زبانی (ایڈورٹائز) شہرت دینے سے لوگ بھی عام طور سے بچے بوڑھے سب شیطان کو برا کہنے نفرت کرنے پر تیار رہتے ہیں کوئی اوسکو اپنا دوست نہیں بناتا مگر پھر بھی لوگ اچھے سے اچھے پڑھے لکھے شیطان کی حرکات عادات پر چلکر دنیا میں دین میں خدا کے مجرم بادشاہ وقت کے مجرم ثابت ہوتے ہیں حالانکہ اس نے خدا کا انکار نہیں کیا تھا قیامت اور نفس نبوت کا

صریحی انکار نہیں کیا تھا۔ خدا کی عبادت کے سوا اور کسی مخلوق کو نہیں
پوجا تھا کسی نبی اور امام کو کسی صحابی کسی عالم اور مومن صالح کو قتل نہیں
کیا تھا کسی کا گھر نہیں لوٹا تھا۔ کسی کی خلافت و نبوت پر کسی کی جائداد
یا باغ فدک پر علانیہ قبضہ نہیں کیا تھا رسول کی عترت کو نہیں لوٹا در بدر
نہیں پھرایا تھا۔ بچوں جوانوں اور بڈھوں کو تہ تیغ نہیں کیا تھا جسکی سزائیں
جسقدر مجرموں کو دیجائیں وہ تھوڑی ہیں مگر اتنی ہی نافرمانی پر پھر بھی
شیطان کو کوئی مسلمان مسلمان کہہ سکتا ہے یا کہ اوسکو سب عام کیا خاص
مسلم کیا غیر مسلم فرقہ کے لوگ ملعون مردود دن رات کہتے آئے مزہ یہ کہ
اسی کی طرح کام کر کر کے اوسکی پابندی کرنے پر اوسی کو برا ہی کہتے اور
خود کو برائیوں سے بچاتے آتے ہیں۔ سوائے نفرت اور لعنت ملامت کے
کوئی شیطان پر نہ رحم کھاتا ہے نہ اوسکی طرفداری کر کے خدا سے لڑائی
باندھتا ہے وہ اگر خدا کا انکار کر دیتا۔ یا کسی کو پوجنے لگتا تو اتنی خرابی
نہ پیدا ہوتی جتنی کہ خدائی سلطنت کے انتظام نیابت و خلافت میں اس نے
بغاوت و سرکشی دکھا کر آدم کو حاکم خلیفہ خدا نہ ماننے پر گڑ بڑی اور خلل اندازی
رائے زنی دخیل کاری کرنی چاہی تھی تو ایسی بدامنی پیدا ہونے والی صورتوں
میں بادشاہ کا پہلا فریضہ یہی ہوتا ہے کہ اپنے حلقہ سلطنت سے ایسے
سرکشوں باغیوں کو نکلوا دے یا مروا ڈالے یا قانونی حراست میں لے لے

نظر بند کردے خدانے بھی اوسکو اپنے حلقۂ عبودیت و اطاعت سے
نکالکر نافرمانی کی حراست میں لے لیا مگر اوسکو اور دوسرونکو اوسکے ناحق
ہونے اور خود کو برحق ہونے کا تماشہ دکھانے کے لئے رکھ چھوڑا شیطان نے
خدا کی عزت کی قسم کھاکر تمام مذاہب کے بندوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھائی
اور قیامت تک مہلت مانگنے کی استدعا کی۔ خدانے مہلت دیکر ارشاد
کیا کہ میں حق و باطل راستہ کی پہچان اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے
بتانے کا کافی انتظام کردونگا اب جو میرے خاص بندے ہونگے وہ تو
تیرے بہکائے میں نہیں آسکتے۔

شیطان کی نافرمانی سے تکبر حسد بغض عداوت مخالفت نفرت
جھوٹ فریب مکر ذلت رسوائی اپنی تعریف اپنی منھ بڑائی وغیرہ
بہت سی صفات ظہور اور وجود میں آئیں انکا وہ خالق نہیں ہے
اس سے پہلے تو آدمی ہی نہ تھے سب فرشتے زمین پر عبادت کرتے تھے وہ
بھلا ان عادتوں اور صفتوں کے عامل کیوں ہوئی اس لئے کہ نوری مزاج کے تھے
ایسا مزاج نہ رکھتے تھے۔ ہاں جب سے حضرت آدمؑ کے اولاد کی ابتدا
ہوئی تو ہابیل خدا پرست باپ کے فرمانبردار نیک بیٹے کا جانی دشمن
قابیل جیسا بھائی دنیا میں پہلا قاتل شیطان کا مطیع باپ کا ناخلف خدا
کا نافرمان مشہور ہوا شیطانی حرکات و عادات کی ابتدا ہوئی۔ خدا کی

نافرمانی کی بیج بنیاد پڑ گئی۔ آدم سے لیکر جسقدر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی
ہوے سب کے اُمتی لوگوں میں خدا اور اوسکے نبیوں کے ماننے والے
گنے چنے چند تعداد کے عورت یا مرد نکلتے تھے ورنہ زیادہ تر ہر زمانہ میں
خدا کے مخالف اوسکے انبیا کے دشمن اور خدا کے سوا اپنی مرضی سے
دنیا بھر کی عمدہ مفید چیزوں کے پوجنے والے بکثرت ہوتے آئے تو ایں
انبیا کے اور خدا کے ماننے والے فرمانبردار خدا پرست حق پرست مسلمان
بندے کم اور انکے مقابل اپنی ذاتی رائے سے باطل خدا اور نبی او تار
دیبی دیوتا ماننے اور پوجنے والے دنیا یا شیطان پرست کافر اور دشمنان
خدا کی فہرست صف میں شامل ہونگے۔ خواہ نبیوں میں نوحؑ اور لوطؑ وغیرہ
جیسے نبی کی بی بی نافرمان ہو جائے یا کہ آدمؑ اور نوحؑ وغیرہ جیسے نبیوں کا
بیٹا باپ کی نبوت کھو کر کافر بننا پسند کرلے اسکو نبوت کے حسب و نسب سے
خدا نے خود ہی خارج کر دیا تو کسی نافرمان مرد یا عورت کو نبی کی نبوت
سے کوئی فائدہ نہوگا وہ بخش نہیں سکتے۔

جبکہ نجات اور مغفرت کا یا کہ محبت صداقت و ایمان کا معیار فقط
اطاعت و فرمانبرداری پر ہے اور کفر و ضلالت اور بغاوت عداوت الٰہی کا
اصول اُسکا منشا نافرمانی ظلم و سرکشی پر ہے تو حضرت آدمؑ اور شیطان سے لیکر
عیسیٰؑ اور محمدؐ تک بذریعہ کتب انکی اُمتوں کی نافرمانیوں کے حضرت آدمؑ اور

خدا کی جانب سے غیظ و غضب اور عذاب نازل ہونے کے قصے اور گنے چنے مومنوں کی تعداد کی کیفیت معلوم ہو چکی ہے جن دونوں حق و باطل کے نیک اور بد نتیجوں سے اُمت محمدی کو خاصکر کافی اثر لیکر عمل کرنا چاہیئے تھا جبکہ محمد و آل محمد کے صدقہ میں دنیا سے قیامت پر عذاب موقوف کر دیا گیا تھا۔

آدمؑ سے لیکر عیسیٰؑ کی اُمت تک سوائے قابیل کے (جس نے اپنے بھائی ہابیل کی خلافت اور باپ کی اطاعت اور محبت سے حسد کر کے اس کے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا ہے) اور جسقدر نافرمانیاں انکی اُمتوں سے سرزد ہوئی کتابوں سے دیکھو صرف خدا کی اور اوسکے خاص نبیوں کے ساتھ ہوا کرتیں کسی نبی کی اُمت نے اپنے وقت کے نبی کی اولاد کی عورتوں کی ذلت اور تباہی نہیں کی کہ جو ہمارے نبی کی اُمت کو سب کے سوا خاصکر یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ وہ اپنے خدا کو تو مانتی رہیں اور اُسکے رسول محمدؐ پر جان نثاری دکھاتی رہیں اور کلمہ محمدؐ کا پڑھتے رہنے اور قرآن برابر تلاوت کرنے اور نماز روزہ حج و زیارات ادا کرنے کعبہ میں جانے قربانی کے رواسم ادا کرنے جانوروں کا گوشت کھاکر مسلمان کہلانے کی بھول میں انجام سے غافل ہو کر سب نبیوں کی اُمت کے خلاف افسوس ہے کہ نبی کی اولاد پر ہاتھ صاف کرنے کو بے ایمانی گمراہی اور خدا اور رسولؐ کی

عداوت اور بغاوت نہ سمجھیں اور نہ اس بات کا خوف وخطر اپنے دلوں میں ذرا بھی پیدا کرنا چاہیں۔

سب نبیوں سے افضل ہمارے نبیؐ ہیں تو اُنکے تمام اوصیا سے افضل ہمارے علیؑ ہیں تو ہمارے نبیؐ کی اُمت بھی اپنے نبیؐ کے ستانے میں کیوں نہ بڑھی ہوگی

جس امر کو رسولؐ پاک نے خود ہی ارشاد فرما دیا ہے کہ تمام نبیوں سے زیادہ مجکو میری اُمت نے بجائے قدر کرنے کے اسقدر ایذائیں دیں کہ اور کسی نبی کو انکی اُمت نے نہیں دی ہیں چنانچہ ہمارے نبی کی جیسی دوہری تبلیغ بحکم الٰہی سب انبیا کے سوا سپرد ہوئی تھی ویسی ہی دوطرح ایذائیں بھی اُمت والوں سے پہونچیں ہیں سو کیسے۔ اسکی قدرے تفصیل سُن لیجیے۔ جسطرح سے کہ تمام انبیا کی فقط ایک تبلیغ (خدا کو نبیوں کو قیامت کو کفار سے منوانے) کے بموجب ہمارے رسول بھی اپنی اُمت کے عرب کا فرونکو جسقدر مسلمان کرتے جاتے تو تمام عرب کے قریب اور دور کے لوگ محمدؐ کے ستانے میں کچھ کسر نہ رکھتے۔ کانٹے بچھاتے کوڑا پھینکنے وغیرہ کے علاوہ قتل کے درپے ہو گئے۔

دوسرے جبکہ لوگ مسلمان ہوتے جاتے تو انکو خدا کی جانب کی دوسری تبلیغ (یعنے پھر معرفت حقوق فضائل واتحاد اہلبیت یا خدا و رسولؐ کی معرفت

واطاعت محبت) کا سبق احادیث سے اور علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کی ماں باپ سے زیادہ ناز اُٹھانے سے کل اصحاب کو دن رات پڑھاتے یاد کراتے اور توحید و نبوت کے ساتھ اہلبیت کے صراط مستقیم پر انکو برابر لگاتے تھے۔

موافق مسلمانوں کی قلیل تعداد کے سوا بکثرت تعداد میں دشمن اسلام دن رات آپکو ایذائیں دیا کرتے تھے۔ اوپر سے ان مسلمانوں میں ایسے بھی لوگ تجربہ سے رسول کو معلوم ہونے لگے تھے کہ جو علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کے ناز اُٹھانے فضائل و مناقب سُننے پر آپس میں کانا پھوسی کرتے رسولؐ کو منہ آگا ٹوک دینے یا گمراہ کہدینے پر جرأت کرجاتے۔ اسلام کی جملہ اعتقادی باتوں کو مانتے ہوئے قرآن کو کافی سمجھتے ہوئے مگر اوسکے دوسرے ساتھی ایمان کے جزء اعظم اہلبیت کی اطاعت و حکومت پر لبیک نہ کہتے۔ ایسے اصحاب پر رسول کو کئی مرتبہ غضبناک ہونا پڑا اور ایسے ہی اصحاب کی آیندہ اہلبیت کیساتھ بدظنی سے بحکم خدا رسولؐ نے علیؑ و فاطمہؑ کے ستانے اور غضبناک ہونے اور علیؑ سے حسنؑ اور حسینؑ وغیرہ سے جنگ کرنے باقی آئمہ کو قتل کرنے کے بدنتیجوں سے ڈرانے والی حدیثیں اپنے اصحاب کو بکثرت سنائیں انکی لڑائی کو اپنی لڑائی بتائی۔

اگر رسول کو بہ تعلیم خدا اپنے حیات لعد کے دو ڈھائی ماہ کے قلیل زمانہ کی

اصحاب سے بیٹی کو ستانے والی باتوں کا علم نہوتا اور سارے اصحاب
علیؑ و فاطمہؑ کے سچے دوست ہوتے کہیں سچے قابل اعتبار دوستوں کے سامنے
بھی دشمنوں والی باتیں کہی جاتی ہیں وہ دلمیں برا مان کر یہ نہیں خیال
کرینگے کہ افسوس ہم نے تو رسول کی اور اسلام کی یہ یہ خدمت کی اور
ایسی جانثاری پر بھی رسول ہمکو نا قابل اعتبار اور محبت و وفاداری میں
جھوٹا سمجھ رہے ہیں جس وفاداری کا ثبوت وفات رسولؐ ہوتے ہی علیؑ و
فاطمہؑ کے ستانے والوں سے شروع ہوگیا اور وہ احادیث کے بموجب نتیجہ بد
سے نہ ڈرے پھر دیگر آئمہ کے اور انکی معتقد اولاد اور غیر اولاد کو ستانے
قتل کرنے سے برابر جاری رہا اور تا قیامت جاری رہے گا باقی کل انبیا
کی مصیبتیں بھی نبوت کے محدود وقت کی طرح محدود و مقررہ تھیں لیکن آپکے
مصائب اور ایذائیں قیامت کے غیر معین غیر محدود وقت تک غیر محدود رہینگی
اب رسول کی تا قیامت مصائب و ایذا کا حساب وہی لگا سکتا ہے کہ جسکو
خدا کی طرف سے انکا شمار بتانے کی طاقت دی گئی ہو۔

(دوست کا دشمن دشمن اور دشمن کا دوست بھی دشمن)

اس مقررہ قاعدہ سے جو مسلمان اہلبیت کی امامت و خلافت اطاعت
کو مانتے اور اصحاب کی خلافت سے نفرت رکھتے ہوئے پھر اہلبیت کی بابت
جسقدر محبت اور خوش اعتقادیاں دکھائیگا روزہ نماز نذر نیاز حج و زیارات

کریگا۔ وہ سب مقبول خدا و رسول ہو کر ناجی ہو جائے گا۔ اور جو اہلبیت (علیؑ فاطمہؑ حسنینؑ دیگر باقی معصوم آئمہ) کی خلافت و اطاعت چھوڑ کر اصحاب کو خلیفہ رسول امیر المومنین کہے گا۔ خلفائے اسلام جیسے قاتلان آئمہ کی طرفداری کریگا انکے اہلبیت پر ظلم و ستم کرنے سے نفرت و ملامت نہ کریگا اسلام کے کل ارکان و عقائد اعمال بجالانے پر وہ دشمنان خدا و رسول دشمنان اہلبیت کیساتھ مشتبہ ہو کر شمار ہوگا۔

محمدؐ کو انکی آل کے ستانیوالوں سے تاقیامت اذیتیں پہونچتی رہیں گی

انبیا کے حق کے مقابل کفر باطل کا منظر پیش رکھتے ہوئے یہ دیکھنا چاہیے کہ اک طرف اہلبیت میں علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ حسینؑ جیسے پنجتنؑ ہیں تو انکے ساتھ شریک محمدؐ بھی ہونگے کیونکہ یہ انکے بزرگ خاندان تھے کسی کے باپ کسی کے نانا اور کسی کے بھائی اور خسر۔ جدھر سراپا محمدؐ ہی محمد ہو تو ادھر ہی خدا کا رخ قرآن کا رُخ حبب تو علانیہ رسول نے فرمایا کہ علیؑ قرآن و حق کیساتھ اور قرآن و حق دونوں علیؑ کے ساتھ ہیں جدھر علیؑ جائے اُدھر ہی حق اور قرآن بھی چلتا ہے۔ اور بس یہ باتیں پہلے کس سے کہی نو مسلم صحابہ سے اور دیگر تاقیامت کل مسلمانوں سے۔

ایسی حدیث صحابہ اور ازواج کیلئے ارشاد نہیں فرمائی کہ جدھر

قرآن ہے ادھر میرے صحابہ ثلثہ اور معاویہ اور میری ازواج ہیں۔ تو اب علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ جیسے سراپا حق اور نور ایمان و اسلام کا مقابل اس حدیث سے اور آیہ مباہلہ سے نصاریٰ اور مخالف اہلبیتؑ کا کفر باطل اور جھوٹ ثابت ہو گیا۔

ہاں ہماری آنکھوں کی یہ تمنا باقی رہ گئی کہ کاشکہ رسول اپنے جان نثار اصحاب کو اپنی پیاری پیاری بی بیوں کو بھی اسلام کیطرف سے ہمراہ فاطمہؑ اور حسنؑ حسینؑ کے لیجاتے تو اسلام ہی یا پنجتن کی صداقت میں کیا قباحت آجاتی۔ انکی کثرت سے نصاریٰ پر زیادہ خوف طاری ہو جاتا اسلام کی رونق اور بڑھ جاتی جس بنا پر اکثر لوگ اپنی کثرت پر نازاں ہوا کرتے اور اپنے غیر کے مقابل بڑا مجمع کر کے اپنی شان دکھایا کرتے ہیں۔

جبکہ یہ تمنا رسول نے ہماری پوری نہ کی تو اصحاب کی ازواج کی صداقت اور ایمان کی تکمیل اور انکی وقعت رسول کے نزدیک کھل گئی کہ انکی ناک پیشانیاں مدتوں کفر کے سامنے رگڑے کھا کھا کر کمزور بے نور جھوٹی ثابت ہو چکی تھیں جسمیں بقول مومن ؎

عمر تو ساری کٹی عشق بتاں میں مومن　　آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہونگے

تو پھر وہ اسلام کیطرف سے نمایندے بنکر رسول کے ساتھ کیسے جا سکتے اور نصاریٰ کے سامنے صدیق اکبر فاروق اعظم کیسے ثابت ہو سکتے بلکہ

کھروں کے ساتھ کھوٹوں کی آمیزش سے کھروں کی شان بھی گھٹ جاتی ہے جب تو رسول نے طہارت کے موقع پر اپنی چادر تطہیر میں نہ اصحاب کو لیا نہ ازواج کو شامل کرنا چاہا نہ وہ اپنے ہمراہ اسلام کے صداقت کے اچھے موقع پر نہ ازواج کو لے گئے نہ اپنے یاران طریقت کو نہ علیؑ اور حسنینؑ کے سوا کسی صحابی کو کندھے پر بت شکنی کے لئے چڑھایا نہ لعاب نبوت سے اصحاب غلیظہ کسی ج کو پالا۔

جبکہ صحابہ کے اسلام لانے کے چند روز بعد کی طہارت ظاہری باطنی اور صداقت ایمانی کی عظمت و شرافت و افضلیت خدا و رسول کیجانب سے مسلمانوں پر عیاں ہو گئی جسکے خلاف مسلمانوں نے ابھی تک اپنا قلم اس امر پر نہیں اُٹھایا کہ ازواج اور اصحاب کبار ہمراہ احمد مختار کے نصاریٰ کے مقابل آیۂ مباہلہ کے موقع پر گئے تھے۔

صرف پانچ تن پنجتن کی گواہی اہلسنت کی تمام کتابیں دے رہی ہیں اور نہ یہ کسی نے لکھا کہ اصحاب کو ازواج کو رسول نے اپنی چادر اور کمبلی کے اندر لیا تھا۔ نہ دونو طہارت اور صداقت کے آزمائش جیسے خطرہ کے موقع پر کسی صحابی کو کسی پیاری سے پیاری بی بی کو رسول سے اپنی محبت و پیار اور یارانہ شان جتانے دکھانے کے لئے کمبلی میں گھسنے یا کہ ہمراہی میں غار کیطرح جانے کی جرأت اور نہ تمنا کسی سے کسی کتاب سے ظاہر ہوئی سوائے حضرت

ام سلمیٰ بی بی کے کہ انھوں نے تطہیر اور معیت و اتحاد کا شرف حاصل کرنے
کیلئے کملی کے اندر آنیکی تمنا ظاہر کی تھی جس پر رسول نے ارشاد فرمایا
کہ اے ام سلمیٰ انتِ علی الخیر تم نیکی پر ہو یا تمہارا انجام بخیر ہے مگر تم
فاطمہؑ کی برابر صدیقہ اور طاہرہ نہیں ہو سکتیں اور دیگر ازواج کہا کہ
جنہوں نے رسول کو جدا بنایا۔ اور خلاف خدا رسول ہے علیہ سلام اللہ
بنکر علیؑ کے مقابل آکر معاویہ کیطرح رسول کی حدیث حربک حربی کی خود
مصداق بن گئیں۔ علیؑ کے مقابل حضرت عائشہ کو دیکھکر حضرت ام سلمیٰ
نے کہا کہ اگر عورتوں پر جہاد ہوتا تو میں علیؑ کی طرف ہو کر عائشہ کو نامحرم
مردوں کی جرنیلی کا مزہ چکھاتی جس سے معلوم ہوا کہ جناب ام سلمیٰ زوجہ
رسولؐ نے علیؑ کی طرفداری برحق اور عائشہ و معاویہ کو باطل گمراہ سمجھا
اب محبت صحابہ نے انکے معتقدین پر اسقدر غلبہ کر لیا کہ وہ شیخین کی
بیٹیاں ہونے کی خاطر ازواج رسول ہونے کی وجہ سے اہلبیت کے
ظاہری لفظی گھڑ والے خود ساختہ معنوں سے حضرت عائشہ و حفصہ
وغیرہ کل ازواج کو خواہ وہ چادر تطہیر کے عین موقع پر سب موجود بھی
نہوں تب بھی سب انکی خاطر سے داخل سمجھی گئیں مگر اصحاب پھر بھی انکے
قلم سے رہ گئے پس ایسے نامور مواقع پر پیارے اصحاب کبار کو ازواج
رسول نے یا خدا نے قطعی فراموش کر دیا اور انکی افضلیت کا دھیان اسوقت

کسی کو بھی نہ رہا۔ ہاں معتقدین کی کمال خوش اعتقادی دیکھو کہ باپ کو صدیق اور بیٹی صدیقہ بغیر صداقت دکھائے مشہور ہو جائیں اور فاطمہؑ آغوش رسول میں بلکہ باعث ایجاد عالم ہو کر علیؑ کی زوجیت کی رعایت سے صدیقہ اسلیئے نہ کہی جائیں کہ صدیق نے فاطمہؑ کے دعوئے میراث کو مع گواہوں کے رد کر دیا۔ لیکن انکو رد اور باطل سمجھنے سے خدا اور رسولؐ کو رد اور باطل سمجھنا پڑے گا اور اپنے ایمانی دستار خلافت کو سنبھالنا پڑیگا۔ اب رہی رسول کی ہمراہی اور معیت کا شرف جسطرح دیگر پاس رہنے والے اصحاب کو حاصل ہو سکتا ہے اُتنا ہی حضرت ابو بکر و عمر و عثمان کو معیت اور ہمراہی ہوتی رہی۔ رسول کی جانب سے جسقدر علم و فضل کی ضو فشانیاں ہو رہی تھیں اُن سے تمام اصحاب بقدر اپنے مختلف مادوں کے کم و بیش اثر لیتے تھے لیکن زمانہ کفر کی کم و بیش مقدار ظلمت میں جسقدر اصحاب اس مظلمہ میں شریک تھے انکو نور رسول سے فیض حاصل کرنے میں جو جذب ایک کو ممکن ہو سکتا ہے وہ دوسرے کو ممکن ہے اور اپنی کفر کی ظلمت اور تاریکی کو جسقدر دفعتہً یا تدریجاً ایک صحابی دور کر سکتا ہے دیگر صحابی اپنے دلکو جتنا چاہیں روزانہ مانجھ سکتے۔ پھر معتقدین کو بجز حصول خلافت کی نایاب فضیلت پیش نظر ہونیکے اور کس امر سے تجربہ ہوا کہ تمام اصحاب میں علیؑ کو جاننے وو۔ عبد اللہ ابن عباس سلمان فارسی

مقداد ابو ذر عمار یاسر وغیرہ جیسے اصحاب سے زیادہ صحابہ ثلثہ کو اور انہیں شیخین عمر و ابو بکر کو سب سے زیادہ رتبہ کس کی طرف سے زمین سے یا آسمان سے ایکدم خلافت کا علم بلند کرتے ہی پھیٹ پڑا کہ تمام دیگر اصحاب کے فضل و شرافت پر اور اہلبیتؑ کے فضل و شرافت پر چھا گیا۔

علاوہ ہمراہی اور معیت کے اگر یہ دونوں تینوں صحابی رسول کے ماتھے پر اپنا ماتھا رکھکر رسول کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھکر یا رسول کی پیٹھ سے اپنی پیٹھ لگا کر اور کاندھے سے کاندھا ملا کر یہ کہا جائے کہ یہی رونا گھسا اور رگڑا کرتے تھے اس سے شرافت اور افضلیت بہ نسبت دوسرونکے انہیں بڑھ گئی تھی تو ایسا امر کرنے پر مذکورہ بالا بقیہ اصحاب سے بھی ممکن ہوسکتا تھا وہ بھی گھسائی اور رگڑائی سے بہت کچھ شرف پا چکے ہونگے جنکا حال ممکن ہے کہ صحابہ کے معتقدین پر نہ کھل سکا ہو۔

اک علیؑ تو کعبہ جیسے خدا کے گھر سے پیدا ہوکر رسالت نبوت کی گود میں پل پل کر بذریعہ لعاب نبی کی رسالت کو چوس چوس کر اور آخری غسل کے موقع پر رسول کے سینہ کا آب غسل پی پی کر اپنے ایمان میں علم میں جسقدر کثرت زیادتی کی کسی آسمانی محاسب و مہندس کے علم میں ممکن ہوسکتی ہے اوسقدر علم و ایمان میں اور فضل و شرافت میں انبیا کے مقابل زیادتی جسقدر ممکن ہوسکتی تھی بفضل خدا و رسول سبقت لے گئے

لیکن افسوس ہے کہ یہ دونو شرف بھی اصحاب میں کسی کو نصیب نہو سکے۔ اسلئے کہ ادھر رسول چالیسویں سال اپنی گود میں علیؑ کو دس بارہ برس پالکر سال بنوت اور اسلام کے مدعی ہوئے۔ اُدھر اصحاب اپنے مختلف بیس تیس چالیس کے کم و بیش زمانہ میں بتوں کے سامنے آغوش کفر والدین میں پل پل کر اپنے اعضائے رئیسہ اور جسمانی اعضا کو سراپا کفر سے سینچکر خود کو سیراب کر رہے تھے تو اب رسول کو کہاں موقع ہوتا کہ وہ علیؑ جیسے سراپا ایمان کو بحکم خدا پالنے کے فرض کو ترک کر کے بنوت کے آغاز سے اپنے اصحاب کے گھر جا جا کر انکو پالتے پھرتے۔ تو اس ابتدائی شرافت سے کل اصحاب تو قطعی محروم رہے جس سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے اچھا بعد اسلام لانے کے رسول کے زمانہ میں لڑائیوں کو فتح نہ کر سکنے اور دو تین مرتبہ رسول کو کفار میں چھوڑ کر اپنے ایمان سے کئی میل فاصلہ پہاڑ پر بھاگ کر دوسرے تیسرے روز کی جدائی (رسول جیسے ایمان سے اپنی جان کو عزیز رکھنے سے) گوارا کرنے سے رسول پر جان نثاری پسند نہیں کی۔ جن کے فرار کرنے کی کتابوں میں عام طور سے علمائے اہلسنت نے گواہی دی ہے ادھر سے خود حضرت عمر نے اپنے کود کر بھاگنے کی کیفیت اور حضرت عائشہ نے انکے اور اپنے باپ ابوبکر کے اوسی روز واپس آنے کی گواہی دی بھلا مقلد کی گواہی اور صحابی کی خود زبانی شہادت معتبر نہ ہونی چاہیئے پھر بنوت میں

صلح حدیبیہ کے موقع پر شک کرنے پر پھر نادم ہونے اور اسکے علاوہ حضرت عمر کے رشتہ دار کفار مکہ کے پاس پیغام لیجانے پر بخوف قتل انکار کر دینے کو لکھا ہے پھر عین غسل رسول کے موقع پر بھی صحابہ موجود نہ رہ سکے جس سے کم از کم آخری شرف زیارت کے سوا حضرت کے غسل کا پانی پینا نصیب ہوجاتا تو علی کے علم کے مقابلہ میں کچھ تو علم کے دروازے روشن ہو کر انکی بقیہ تاریکی کو دور کر دیتے تب صحابہ کے معتقدین کو یہ تو کہنے کی گنجائش ہو جاتی کہ ہمارے صحابہ کو رسول کے غسل کا پانی نصیب ہونے سے وہ دیگر اصحاب سے بڑھکر افضل ہو گئے ۔ لیکن ابتدا کی طرح آخری وقت کو بھی صحابہ نے رسول کی معیت و زیارت کے شرف سے مشرف ہو کر اپنے معتقدین کو یہ بھی فخر کرنے کا موقع نہ آنے دیا۔ بلکہ دفن سے بھی محروم ہو کر بڑے بھاری الزام اور ندامت کا ملامت کا تا قیامت محرومی کا طوق اپنے گلے میں ڈال لینا پسند فرمایا اور یہ سے مخالفوں کو زبان کھلوانے سے نہ ڈرے کہ رسول کے یہ کیسے جان نثار اصحاب تھے کہ اپنے مجسم ایمان رسول کو کفار میں کئی دفعہ چھوڑا پھر آخری دفن کے موقع پر بھی ایمان کی قربت سے دوری محرومی علانیہ اپنے دوستوں اور دشمنوں کو دکھادی اب اس سے زیادہ اور کیا ثبوت افضلیت کا صحابہ کی ہو سکتا ہے جس سے نماز میں جانے کی فضیلت کیا تھہ جملہ فضیلتیں جاتی رہیں ۔

اب ان سب باتوں کے علاوہ سب سے افضلیت اور شرف حاصل کرنیکی صورت علیؑ کی خلافت پر اور فاطمہؑ کے باغ فدک پر قبضہ کر کے حاکم بن جانے اور رسول کو بیٹیاں دے دے کر خسر کہلانے کا واقعی شرف جو آپ سے آپ دونوں کو ازخود حاصل ہو گیا ہے تو اسمیں بلاشک ان سے بڑھ کر دیگر اصحاب تو کیا نہ انبیا ہی افضل ہو سکتے ہیں نہ اولیا سبقت لیجا سکتے ہیں۔ لیکن اس شرف میں مشکل تو یہ ہو گئی کہ اور بی بیاں بھی تھیں وہ سب معہ اپنے والدین کے بھی انہیں کے ہم پلّہ اوسوقت مشرف و ممتاز ہو سکتی ہیں جبکہ زوجیت کے شرف سے یا بیٹیوں کے اتصالی شرافت سے ان کے ماں باپ میں بھی شرافت چڑھ جایا کرتی ہو بس جاہل لوگ عالموں کو بیٹیاں دیکر عالم بنجایا کریں اور نبیوں کو دیکر خلیفہ کیا نبی ہو جایا کریں تو پھر کیا کہنا ایسے عالموں کے قربان اور ایسے نبیوں کے صدقے۔

اب رہ گیا ایسی خلافت کا شرف کہ جیسی تین خلفا کو تین ذاتی خودساختہ قاعدوں سے نصیب ہوا اسے صحابہ کی شرافت و فضلیت دکھانے کے لیے قابل فخر ہے تو یزید کی خلافت میں وہ تینوں باتیں جمع ہو گئی ہیں تو کیا توبہ توبہ کر کے کہا جا سکتا ہے کہ یزید اپنے قبل و بعد کے خلفا سے بڑھ جائیگا۔

۱؎ بقول معتقدین حضرت ابوبکر جسطرح لوگوں کے اجماع اور ووٹ

کی کثرت سے خلیفہ ہوئے تو یزید کی خلافت پر بھی ہزاروں مسلمان بکثرت موئید تھے اور حسینؓ کی طرح کسقدر، کم تعداد میں یزید کے مخالف ہوکر اسکی بیعت شکنی پر سر کٹوانے کھڑے ہو گئے تھے جس سے اجماع کی اور ووٹ کی فضیلت بھی تمام ہوئی۔

۲۔ جسطرح سے حضرت عمر ابوبکر کے استخلاف سے انکے خلیفہ مقرر کرنے پر خلیفہ ہو گئے تو یہ بھی صفت اور شرط یزید میں موجود تھی کہ وہ حضرت معاویہ کے بعد نام چمکانے والا اپنے باپ کے خلیفہ کر دینے پر اپنے باپ کی جگہ مقرر ہوا۔ تو یزید کی خلافت نے حضرت عمر کی خلافت کی شرط کو بھی گرادیا۔ اور یہ شرط بھی خلافت کے منتخب کرنے میں قابل وقعت نہ ٹھہری۔

۳۔ رہگئی صورت تیسری شوریٰ کی کہ جس محدود چھ شخصوں کے اندر خلافت گھیر کر مشورہ کا نتیجہ حضرت عثمان ہی کے حق میں مفید ثابت ہوا اسیطرح یزید کے باب میں بہتوں کا مشورہ حضرت معاویہ کی مرضی کے بموجب مفید واقع ہوا۔

بہر حال یزید کی خلافت نے ہر سہ ابتدائی خلفا کی خلافت کے تینوں شرائط کو بے وقعت کر کے معتقدین مسلمانوں کو دکھادیا کہ اگر یہ تینوں شرطیں صحیح ہیں تو میری خلافت برحق تو مجکو برا نہ کہنا اور یں باطل تو وہ

تینوں باطل انکو اچھا نہ کہنا۔ مگر پھر بھی محبت و اعتقاد صحابہ کی خلافت کی
ایسی شرافت اور فضیلت معتقدین کے ایمانی قلب میں بٹھادی ہے
کہ وہ نہ کسی کی برائیاں دکھانے سے جاسکتی ہے اور نہ اہلبیت کی فضیلت
و شرافت آسمان پر چڑھادینے سے صحابہ کی فضیلت کسی طرح گھٹ سکتی
ہے تو یہ اعتقادی خودساختہ شرافت معتقدین ہی کو فائدہ نجات پہونچا سکتی
ہے تو انکو مبارک لیکن انکے خودساختہ اس فضل و شرف کے مقبول اور
پسندیدہ ہونے میں نہ خدا و رسول شریک نہ دیگر حق پرست اور رسول پرست
شریک ہوسکتے ہیں نہ دنیادی قانون کے ماننے والے پسند کرسکتے ہیں۔
اور اگر یونہی اپنے مرضی کا اعتقاد ہی برحق اور قابل نجات ہے تو
جملہ کفار اور شیطان پرست شمر و یزید پرست بھی برحق اور قابل نجات
ہوجائیں گے تو پھر جہنم ہی کو خود سوخت کرنا پڑے گا۔ وہ کیا کسی کو
سوختہ کرسکے گی۔

شیعہ و سنی عقائد میں بابت اہلبیت اور اصحاب زمین و آسمان کا بل

مسلمانوں کے خودساختہ عقائد پر افسوس کے ساتھ فیصلہ

مسلمانوں کے عقائد کی بابت امن و اصلاح پسند گفتگو

اگر سنی و شیعہ کے عقائد میں فقط اصحاب کی بابت یہ مساوات دکھائی دیتی

کہ اصحاب میں سے اہلسنت حضرات سقیفہ کے اختلاف اور فساد کے بموجب
مہاجرین کی طرفداری کرکے انکو انکے فضائل سے انصار پر ترجیح دیتے ہیں
اور شیعہ صاحبان نے انصار جیسے اصحاب کو مان کر انکے سردار سعد بن عبادہ
کی تا حیات بیعت ابوبکر اور مخالفت فضل ابوبکر و عمر کی تائید
اور طرفداری کو اپنا ایمان اور مذہب قرار دیا ہے یا کہ مہاجرین و انصار
دو تو اصحاب کو چھوڑ کر بقیہ دیگر اصحاب کو یا اور اپنی طرف سے خود ساختہ
قابل لوگوں کو اپنا نمائندہ اور پیشوائے مذہب قرار دیکر ان کے تراشید
فضائل و مناقب پر اپنی جان اور مال قربان کرتے نظر آتے تو پھر کچھ
افسوس اور شکوے شکایت کرنے کی کوئی بات ہی نہ ہوتی کہ جیسے دنیا میں
دیگر اقوام ہنود و عیسائیوں کیطرح انکے مختلف پیشواؤنکے مذاہب میں اختلاف
چلا آتا ہے چند آدمیوں نے کسی کو مان لیا اور کچھ آدمیوں نے کسی دوسرے کو
نمائندہ بنالیا۔ ایسا ہی شیعوں نے بھی تجویز کرلیا اور سنی اور شیعہ دونو اپنے
اپنے نمائندوں کے عیبوں کو چھپاتے انکو بہتر سمجھتے یا اپنے نمائندوں کے
عیبونکو چھپاکر دوسرے نمائندونکے عیبونکو دکھاتے ہیں۔ غرضکہ ہر دو فریق
اپنے نمائندونکے عیب و صواب دکھانے میں اور خود دونو کے نمائندے
اپنی ذات و صفات جسمانی کے لحاظ سے اپنے علمی عملی قابلیت اور فضائل و
خصوصیات و دیگر اوصاف کمال کے لحاظ سے کم و بیش انیس بیس ہیں اور

ان میں اختلاف اور خانہ جنگی ہوتی آئی ہے تو جائداد کے طے ہونے کیطرح عقائد
کے جھگڑے قضیے نہ طے ہوتے تو انسانی عیب وار صفات سے بعید نہ تھا
لیکن رونا تو ہمکو کیا خود انصاف روتا ہے ایمان روتا ہے خود اسلام
اپنے مسلمانوں پر روتا ہے کہ عقائد کے پیچھے انکی عقلیں انکے انصاف انکے
ایمان کہاں چلے جاتے ہیں کہ جو اُن اہلبیت کی اطاعت وحکومت کو چھوڑ کر
کر جنکی عصمت طہارت اور نورانی ذات فرشتہ صفات ہونے پر محمدؐ نے
اپنے ساتھ قرآن کیساتھ حق کیساتھ اور خدا کیساتھ اہلبیت کو اپنے قول سے
اپنے عمل سے واحد او متحد دکھانے انکے فضائل مناقب انکے حقوق ومراتب
جتانے انکی اطاعت و امارت تسلیم کرانے پر اپنا سر اپنا نفس اپنا جسم اپنا
ہاتھ اپنی زبان بتا دیا برائے دیدار اپنی سراپا شان اور نمونہ بنا کر دکھانے
پر گو اہیاں انہیں دنیا میں انعامی تمغے اور میڈل دیچکے ہوں۔ انبیا کی صفات سے
انبیا کے معجزات وکرامات سے بڑھ چکے ہوں جنکی اطاعت ومحبت کو اور
خلافت کو حضرات شیعہ خدا اور رسول کے بعد اپنا ایمان اپنا اسلام اپنی
نجات وشفاعت کا باعث سمجھتے ہوں اور اہلبیت کے مذکورہ اوصاف وکمال
عصمت وطہارت وغیرہ سب باتوں کے (سوائے خلافت واطاعت سے
انکار کرنے کے) بکثرت اہلسنت مسلمان قائل ہو چکے ہوں۔ باوجود ان سب
باتوں کے اہلبیت کی اطاعت وخلافت کو چھوڑ کر ان صحابہ کی خلافت واطاعت کو

سبب فضیلت و نجات اور اپنے ایمان کی کسوٹی قرار دے لیا ہے کہ جن کے تیس چالیس برس کے کفر و شراب خواری کے اور بجائے خدا و رسول کی جانب سے عطیہ خلافت حاصل ہونے کے خود آپس کے برابر طبقہ کے غیر معصوم انسانوں کے انتخاب سوراج پر خلافت کی بنیاد رکھی ہو۔ پھر اوپر سے اصحاب کے جملہ ذاتی صفاتی قبل اسلام اور بعد اسلام عیوب اور اسلامی لغزشوں کو حسن اور خوبی کا جامہ پہناتے انکے حجابات دیکر اوپر سے خود ساختہ فضائل کرامات کے زیور گڑھ گڑھ کر دکھانے پر سب تلتے ہیں فوجداری سے نقصان جان و مال اور نجات اور ایمان کا کرتے ہیں جبکہ اصحاب و اہلبیت کی جملہ باتوں میں زمین و آسمان کا بل نہیں دیکھتے فقط حاکم وقت ہو جانے کی ایک فضیلت کے مقابلہ میں تو اصحاب کے مطاعن اور معائب باقی رہتے ہیں اور نہ اہلبیت کے حقوق اور فضائل و مناقب کی وقعت رہتی ہے جبکہ وہ قابل اطاعت و خلافت ہی نہ مانے جائیں گے۔

اہلبیت کیساتھ عام مسلمانوں کے بغض و نفاق کی علامتیں

خلفا کے جسم و ایمان سے اتحاد اور اہلبیت کے جسم ایمان اور شفاعت سے جدائی دکھانے کی باتیں

(۱) خدا اور رسول کے انبیا کے مقررہ قاعدہ قانون انتخاب کے اہلبیت کی

خلافت الٰہیہ کے مقابل اپنی خلافت کا کھمبا یا فسادی جھنڈا اکھڑا کر دینے رسولؐ کی بیٹی کی مقبوضہ جائداد فدک کے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کے بجائے خود مالک اور وارث ہو جانے والونکی کل جوابات دنیا کے عقل و قوانین کے جدا اور خدا اور رسولؐ کے قوانین کے خلاف سب بیکار ہیں اسلئے کہ خلافت اور باغ فدک نے اہلبیت اور اصحاب کے دلوں کو پھاڑ کر ان میں جدائی ڈال دی ہے خدا کی شان اصحاب حاکم اور اہلبیت محکوم تابعدار اصحاب کے دست نگر اور مقتول ظلم و ستم بنا دیے گئے تو پھر اسکے آگے اصحاب کے معتقدین مسلمان اہلبیتؑ کو رسولؐ کیساتھ یا اپنے ایمان کیساتھ کیسے ملانا پسند کریں گے۔

(۳) درود کے ایجاد کرنے سے اہلبیت کیساتھ خدا اور رسولؐ سے جدائی

یہ کی کہ رسولؐ نے بحکم خدا صرف اپنے اور بھیجنے کو دم بریدہ دم کٹی درود بتایا اور اپنے اہلبیت کو وآلہ سے ملا کر مکمل درود کی اپنے اصحاب کو دیگر مسلمانوں کو تا قیامت تاکید کی تھی۔ اسکے سوا یہ کہ اہلبیت کو اصحاب و ازواج پر درود بھیجنے کی تاکید نہیں کی پھر بھی اصحاب کے معتقد مسلمانوں نے بعد رسولؐ دو نئی صورتیں درود کی ایجاد کیں۔ ایک تو دم کٹی اور دوسری دم دراز (جھبکا)

ازابتدا تا قیامت مسلمانونکی تحریر و تقریر سے ثبوت

رسولؐ کے زمانہ میں تو سارے اصحاب و ازواج رسول کیساتھ اہلبیتؑ پر حسب حکم رسولؐ درود بھیجتے ہو گئے اسکا علم خدا کو ہے۔ لیکن بعد رسولؐ

جبکہ صحابہ نے حکومت و خلافت خود لیکر اہلبیتؑ کو رسولؐ سے جدا دکھانے اور
اپنے ساتھ فقط لفظ رسولؐ سے اپنے اتصال کو دنیا کے سامنے متصل
دکھانا چاہا تو پھر انکے معتقد درود کے ذریعہ اہلبیت کو کیوں نہ جدا دکھاتے
لہذا اکثر نے اصحاب کی سابق دم کٹی درود کو (جس سے خدا ور سولؐ
ناخوش ہوئے اور امت کو منع کیا تھا) اپنی تحریر میں تقریر میں جاری
کردیا اور فقط نبی پر صلے اللہ علیہ وسلم کہکر جب سے ابتک اور ایسے تاقیامت
اہلبیتؑ کو رسول سے بذریعہ درود قطعی جدا دکھانے اپنے مذہب کی بڑی سنت
علامت پسند کیا ہے۔ اور اگر کسی کے دل پر رسول کے ساتھ خلاف رسول ہونے کے
خوف سے آل پر بھی درود بھیجنے کی ہمت ہوگئی تو اوسکو وآلہ کہنا پسند نہوگا بلکہ رسول
اور آل کے درمیان میں علے بڑہا کر وعلے آلہ سے فاصلہ دیدیا لیکن جبکہ رسول
کیساتھ اوسکے آل کو ملایا گیا تو اب یہ امر خلاف مذہب خلاف تہذیب ہو جانے
سے اپنے مذہب کی علامت میں پھر یہ اضافہ کیا گیا کہ اصحاب اور ازواج کو کیوں
چھوڑ دیا جائے لہذا وعلی آلہ کیساتھ واصحابہ وازواجہ اجمعین جیسی درود
کی دم دراز کرکے تاقیامت سب کو دکھا دی گئی۔ جس خودساختہ اور
تراشیدہ درود سے اصحاب وازواج رسول کی ازواج کو مسلمانوں نے ضرور
خوش کیا ہوگا مگر خدا ورسول فرشتے اور انکے معتقد مومنین ہمارے ہرگز تاقیامت
خوش نہ ثابت ہونگے سلف سے ان سے جدا ہی نظر آئینگے صحابہ اور ازواج
کی خوش اعتقادی کی خاطر یہ دم دراز درود ضرور لگائی مگر خودساختہ اعتقادی

ترتیب خلافت کے واسطے بہتر یہ تھا کہ وعلیٰ آلہ کو محمدؐ کے قربت سے جدا کرکے واصحابہ وازواجہ کے بعد لگا کر واصحابہ وازواجہ وعلی آلہ وسلم کہتے تو اصول مذہب سنت کے موافق بھی ہو جاتا اور اصحاب وازواج اور خوش ہو جاتے لیکن اس کے ساتھ ہر اک شخص کی خود ساختہ خلافت اور خود ساختہ فضیلت اور ایجاد کردہ درود کی فضیلت اور ثواب میں اور خدا کی عطا کردہ خلافت اور فضل و شرافت میں درود کی شان میں زمین و آسمان کا بل علانیہ معلوم ہو جاتا ہے کوئی منہ دیکھے دل پر اثر نہ لے وہ بات دوسری ہے۔ چنانچہ:——

خدا کی تعلیم کی ہوئی وہ درود شریف کہ جسمیں فقط وآلہ ہو خدا کے نزدیک پنج وقتہ عبادت کا جزو بتائی گئی کہ تشہد میں بغیر درود محمدؐ وآل محمدؐ کے بھیجے ہوئے نماز باطل عبادت نامقبول ہو جاتی ہے لیکن مسلمانوں کی اس دُم بریدہ اور دُم دراز درود کی وقعت خدا اور رسولؐ کے نزدیک کیا ہوگی کہ حسب پر ان کی نفرت کتابوں سے عیاں ہو چکی ہو اور دُم دراز دُرود کی ایجاد بہت عرصہ بعد رسول بدعت بنکر دنیا میں دراز ہوئی ہو۔ اگر اصحاب و ازواج پر درود بھیجنا خدا کو یا رسولؐ کو منظور ہوتا تو رسول حکم درود آتے ہی علانیہ مسلمانوں کو آل کیساتھ اپنے اصحاب و ازواج پر بھی درود بھجوانے کا حکم دیتے۔ تھم کتابوں میں اصحاب ازواج پر درود بھیجنے کی رسول سے کوئی روایت نہیں ملتی فقط ایجاد بندہ ہے اور بس ایسی درود سے خدا سے رسولؐ سے دوری ہوئی کہ حضوری کسی کو مل سکتی ہے؟

خدائے واحد کے ایک اسلام میں بکثرت مذاہب کی اور انمیں مذہبی خونریزیونکی بنا عداوت اہلبیتؑ ہے

عام مسلمانونکے چار یار۔ اصحاب ثلثہ اور حضرت معاویہ ہیں علیؑ یار نہیں ان سب کے اغیار ہیں

(۱) اول تو لفظ یار ہی سے منسوب کرنیکو ہر شریف مہذب مرد اور عورت کی طبیعت اس لئے نفرت کھاتی ہے کہ یہ لفظ بازاری علانیہ فحش ظاہر کرنیوالا ہوگیا ہے پس جس کسی مہذب صاحب طاقت مرد خصوصاً عورت سے مکرر بار بار مذاقیہ سوال کے جواب میں یہ کہتے ہوئے کہ میرے چار یار ہیں اس پر شاق ہوگا اوسکو شرمندہ یا غضبناک بنادیگا۔ بھیا کا یا کہ اپنے چار یاری مذہب کی پابندی سے کسی کو ناگوار نہ ہو وہ بات اور ہے لیکن جہاں اپنے خلفا کے بہت سے عیب ہنر بلکہ بہتر سمجھ لئے جانے سے نفرت نہیں ہوتی تو پھر لفظ یار کی بار بار تکرار انہیں اندر باہر ذلیل و خوار بھی نہیں بنا سکتی۔

(۲) رسولؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ تمہاری مثال کعبہ کی طرح ہے کعبہ کسی کے پاس نہیں ہاں اوسکے پاس زیارت کرنے امیر غریب بادشاہ فقیر سب آتے ہیں تو اے علیؑ جب تمکو لوگ ظاہری حکومت پر مجبور کریں تو خیر قبول کرلینا ورنہ تمہیں کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں جو حاکم وقت

ہوگا وہ بھی اپنی مشکلات حل کرنے تمہارے پاس آویگا۔ جب آپ سے
کہا گیا کہ آپ صحابہ کی سیرتوں پر چلیں گے تو آپ نے فرمایا نہیں میں
خدا اور رسول کی سیرت پر چلوں گا تو چار یاری مذہب کے بموجب علیؑ
جبکہ چوتھے یار ہوئے تو ان کی سیرت پر تمام مسلمانوں کو تاقیامت
عمل کرنا چاہیئے تھا مگر علیؑ کی محمدی صورت سیرت کو چھوڑ کر لوگوں نے اپنا
معاویہ کو یار بنا کر ان کی مرضی کا ذاتی رنگ اختیار کیا۔ علیؑ کی یاری سے
بیزاری مسلم ہوئی اب اس سے زیادہ اور لطیفہ سنیئے۔ کہ علیؑ اور معاویہ کے
زمانہ میں علیؑ کا فرمانبردار شیعہ علیؑ اور حضرت عائشہ اور معاویہ کا طرفدار
شیعہ عائشہ شیعہ معاویہ کہا جاتا تھا جبتک سنت کے نام سے ظاہراً اسلام کی
تفریق پراگندگی کچھ بھی نمونے پائی تھی اس بات کو پھر واضح کرتے ہیں
جبکہ موافق ارشاد رسولؐ علیؑ قرآن حق کیساتھ اور حق اور قرآن دونوں
معہ خدا اور رسولؐ علیؑ کے ساتھ خاص ہوگئے تو علیؑ سرخیل امامت اہلبیت
مقابلہ پر نجران کے عیسائیوں کیطرح حضرت عائشہ و معاویہ جیسے
سپہ سالار بنکر جو چڑھے گا وہ بقول خدا اور رسولؐ قرآن سے اور حق سے لڑیگا
اور اپنے خدا اور رسولؐ سے جنگ کریگا تو وہ لڑنیوالا علیؑ کا قرآن کا حق کا
اور خدا اور رسولؐ کا دوست ہو کر دشمن ثابت ہوا اگرچہ عمر و ابوبکر کے زمانہ میں
مسلمانوں کی باطنی محبت و عداوت اہلبیت کا نام جدا جدا نہیں رکھا گیا
تھا لیکن حضرت علیؑ کے زمانہ خلافت میں رہا اسکے قبل علیؑ کے طرفداروں کی محبت جدا عیاں

ہوئی اُدھر حضرت معاویہ اور حضرت عائشہ کے طرفداروں کی محبت جدا
ظاہر ہوئی لہذا عرب کے محاورے میں شیعہ کے معنے فرمانبردار دوست
ہونے کی وجہ سے لوگ علیؑ کے فرمانبردار طرفدار کو شیعہ علیؑ اور دوسروں کو
شیعہ عائشہ اور شیعہ معاویہ کہنے لگے ۔ پھر بعد حضرت علیؑ کے جب معاویہ
حضرت امام حسنؑ کے مقابل برسر جنگ ہوا امام حسنؑ نے بعض مصالح سے
صلح اختیار کی تو معاویہ نے اوسوقت اس سال کا نام سن جماعت رکھا
لہذا معاویہ اور صحابہ ثلثہ کے معتقد اہلسنت والجماعت کہلاے اور علیؑ کے
طرفدار بدستور شیعہ کہے جانے پر تا قیامت باقی رہے چونکہ سقیفہ بنی ساعدہ
پر مہاجرین والضار کے اختلافات نے خلافت کے مارے تفرقہ کی بنیاد
ڈال دی تھی لہذا مسلمانوں کی حق و باطل معاملات کی متضاد صورتوں
نے شیعہ اور سنت والجماعت وغیرہ مذہب کی نامزدگی سے ایک اسلام میں
تفریق بھی دُنیا پر ظاہر کردی یہ تفریق مسلمانوں کے درمیان یا کہ خود
اصحاب رسولؐ کے درمیان علیؑ و فاطمہؑ کے حق خلافت اور وراثت
حاصل کرنے اور اپنی اپنی شان حکومت و امارت دکھانے علیؑ و فاطمہؑ
اور کل اہلبیت خدا و رسولؐ کے ساتھ عداوت ظاہر ہونے کی وجہ سے طوفان
کی طرح اوٹھی اور تمام عالم پر تا قیامت چھاگئی اور پچاسوں کتابوں میں ان
عالموں اور مورخوں نے رجسٹرڈ کردی کہ جو علیؑ و فاطمہؑ کو ناحق اور اصحاب
کو حقدار سمجھ رہے تھے ۔ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کے خلیفہ بننے شہر فدک پر

قبضہ کرنے اور جبریہ بیعت علیؑ سے لینے کی بدصورتیں اختیار کرنے حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ کے علیؑ سے امام حسنؑ سے جنگ کرنے انکو زہر دلانے نیز میدان کربلا میں مسلمانوں کے ظلم و ستم کے طشت از بام ہونے اور بعد یزید دیگر خلفاے بنی امیہ اور بنی عباس کے سادات پر ظلم و ستم کرنے جبکہ اہلبیت اور خلفائے اسلام کی عداوت کو خود بھی چمکا دیا ہے ہر اک کے معتقدین بھی اپنے اپنے زمانہ میں اہلبیت کی یا اپنے صحابہ کی دیگر خلفاے اسلام کی پیروی اور طرفداری کرتے ہوئے اپنے آباؤ اجداد کے قدم بقدم آپس کی بغض و عداوت دکھاتے ہوں تو پھر کیسے یہ لوگ آپسمیں تا قیامت مل جل سکتے ہیں اور کن کن باتوں سے اکثر مسلمان اہلبیت کے ساتھ اپنی محبت و خوش اعتقادی کا ثبوت دکھا سکتے ہیں اور کن باتوں سے اہلبیت سے اور انکے سردار رسول مقبول سے اُمید شفاعت و نجات رکھ سکتے ہیں۔ بغیر خلافت و اطاعت اہلبیت قبول کئے اور اطاعت خلافت خلفاے اسلام کو ترک کئے ہوئے۔ خدا و رسول اور اہلبیت کیساتھ جملہ خوش اعتقادیاں اور نیک عمل بیکار ہونگے۔

اعتقاد کی زبردستی اور ناانصافی کے تماشے

صرف صحابۂ ثلثہ کے بحالت اسلام خودساختہ فضائل کیساتھ انکے تیس چالیس برس کے فطرتی کفر نے بجائے نقصان پہونچانیکے خلافت حاصل کرتے وقت سے تاقیامت جسقدر فائدہ پہونچایا اوسکا آدھا تہائی بھی اہلبیت کے جملہ فضائل نے اور انکے سراپا ایمان نے خلافت بٹنے کے وقت نہ بعد کو بکثرت مسلمانوں نے کچھ بھی فائدہ پہونچنے نہ دیا

کسی بڑی سرکار بڑے دربار سے جس کسی کو جسقدر سندیں سرٹفکیٹ جسقدر القاب وآداب تمغے اور خطابات ملا کرتے ہیں وہ بعد تجربہ وامتحان کے محنت مشقت کرنیوالے کو اسی سے ملتے ہیں کہ وہ بقدر اپنے خطاب تمغوں اور سندوں کے کم وبیش حکمرانی دکھاکر علم وفضل کی شان سے خود بھی فائدہ اٹھا سکے اور دوسرونکو بھی فائدے پہونچا سکے لیکن دنیا میں اپنے فضائل ومناقب سے اپنے القاب خطابات سے اگر محروم رکھے گئے تو رسولؐ کے اہلبیتؑ کہ جنکے جملہ القاب اور خطابات جوکہ خدا ورسولؐ کی سرکار عالیہ سے علیؑ وفاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کو اس لئے ملتے تھے کہ وہ بعد رسول مثل رسول سب سے افضل واعلیٰ ہوکر سرتاج دوعالم نظر آتے ۔ مگر امت کے مسلمانوں نے اور انمیں خاصکر کچھ اصحاب رسول نے اہلبیتؑ کو تامقدور سرتاج امت نہ ہونے دیا اور انکے بجائے بعض اصحاب نے خود بخود سردار وخلیفہ اسلام بنجانا اور اہلبیتؑ کو اپنا محکوم اور تابع دست نگر بنانا برحق سمجھا

ہاں اگر انکی موروثی جائداد یا خاندانی حکومت و اختیار کسی غیر کے قبضہ میں ہوپنچتا تو پھر فوجداری کے اور تماشے لوگ دیکھتے۔ اسیطرح سے بعد والے خلیفہ کے معتقدین مسلمانوں نے بھی خلفائے وقت کو فقط حکمران پانے سے جائز خلیفہ رسولؐ اور مسلمانوں کا سردار سمجھا اور اہلبیت کے جملہ فضائل ومناقب کو مانتے ہوئے بھی انکو خلیفہ رسول خلیفہ المسلمین نہ ماننے کے بعد پھر جو کچھ بھی سمجھا وہ سب بیکار سمجھا اور کچھ نہ سمجھا۔

دنیا میں تین اُصول کی ناقدری ہوئی تو انکی طرف سے صدائے ناقدری بھی بلند ہوئی

خدا نے انسان کی نسل جاری ہونے سے سیکڑوں برس پہلے خود آدمؑ کو نبی ہادی اور معلم ومربی اس لئے بنا دیا تھا کہ وہ اپنی اولاد کی نیک تعلیم و تربیت کرتے ہوئے خدا کی معرفت اطاعت اور نبوت کی معرفت اور محبت پیدا کردے اور اوسکے مخالف ضد باتوں سے بچاتا رہے۔ چنانچہ انھوں نے اور انکے بعد تمام انبیا نے رسول پاک تک وہی کیا کہ جسکی ہدایت انکو خدا نے کی تھی اور سب نے اپنے اُمت والوں کو خدا کی وحدانیت وصفات کی معرفت اور نبوت وخلافت الٰہی کی معرفت اور تعلیم دی لیکن اثر بجز دو چار کے بقیہ کسی پر جب نہوا تو خدا نے بھی افسوس کے ساتھ یہ افسوسناک جملہ فرما دیا وما قدروا اللہ حق قدرہ !! ۔ کہ لوگوں نے اپنے اللہ کی کماحقہ قدر نہ کی۔

انکا اپنی ہاتھوں بنائے ہوئے بتوں کی اپنی تجویز کردہ قدرتی چیزوں کی عظمت کے سامنے
خدا کی عظمت و جلالت اور خدائی سمجھ میں نہیں آتی تھی انہیں تمام انبیا کا قول بھی
اور ہمارے رسولؐ کا قول بھی یہی رہا کہ اے خدا ان پر ہماری تعلیم و ہدایت
کا کچھ اثر نہوا اور افسوس ہے کہ انھوں نے اپنے خدا کی اپنے انبیا کی اپنے
دیوتاؤں پیشواؤں کے مقابل کچھ قدر نہیں کی اور یہ مجھے نہیں پہچاننا چاہتے
اوسیطرح سے علیؑ کی آواز گریہ قبر رسولؐ پر بھی بلند ہوئی اور آپنے اُمتی
صحابی مسلمانوں کے شکوے شکایتوں کا مرثیہ پڑھا کہ آپکی اُمت نے مجکو
ضعیف حقیر اور کمزور بنا کر ناقدرا بنا ڈالا۔ جس بیان سے ظاہر گیا۔

اودھر دنیا میں توحید کی ناقدری ایسی ہوئی کہ گھر گھر خدا بن گئے اور ایک
خدا کی طاقت پر متفق نہ ہو سکے۔

ادھر نبوت و خلافت الٰہی کی قدر یہ ہوئی کہ جگہ جگہ نبی ہوتے رہے جگہ جگہ امام
اور خلیفہ اسقدر بنے اور بے دام عام ہوئے کہ شرفا کے طبقہ سے گذر کر دُھنیے
جلاہے نائی دھوبی کنجڑے کبڑیے نقال دلال جیسے رذیل پیشے والے
جا بجا خلیفہ جی پکارے جانے لگے۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے خلافت الٰہیہ
کی کیسی مٹی خراب کی۔

اوّل کلمہ طیبہ سے مخالفین و دشمنان خدا اور رسولؐ کی تفسیر

۱۔ لا الٰہ الا اللہ
۲۔ محمد رسول اللہ
۳۔ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلا فصل

کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کلمہ نہ پڑھے اور کلمہ زبان پر نہیں ادا ہو سکتا جب تک کہ خدا کے کل مخالف پوجنے والی چیزوں دیبی دیوتاؤں کی نفی اور نہیں کو دل سے اور منہ سے فقرہ نفرت لا الٰہ کہکر پہلے سب کو نہ مٹا دے پھر مٹا کر تب الا اللہ کا اقرار نہ کرے پھر اگر کوئی صرف لا الٰہ الا اللہ کہے اور آگے اقرار نہ کرے تو ایسی توحید بھی بیکار ہو جائیگی۔ خدا اور اوسکے اسلام کے خلاف ہو گی لہذا خدا کے بعد پہلے تمام انبیا کے مخالفوں سے نفرت کی جائے گی تب محمد رسول اللہ کہنا خدا کے انبیا کا اقرار کرنا انکے صحیفوں پر ملائکہ پر ایمان لانا صحیح ہو گا۔

اور اگر خدا کو اوسکے انبیا کو بھی مانو اور انکے سب مخالفوں کو بھی ہم پلّہ برابر مانتے رہو تو خدا رسولؐ کا ماننا بیکار ہو جائے گا۔

اسیطرح علیؑ کو جملہ فضائل و کرامات سے لوگ آراستہ سمجھتے ہیں انکو بکثرت صوفی طبقہ کے مسلمان ولی کہتے ہیں تمام اولیا و ابدال اقطاب کے سرچشمہ بتاتے ہیں بت شکن کفر اور خیبر شکن مرحب و عنتر فگن کہتے ہیں ان سب کو جانے دو دنیا صرف انھیں کو کرم اللہ وجہہ کا لقب روز مرہ استعمال

کرتی ہے اور کسی امام کو یا کسی صحابی کو کرم اللہ وجہہ کوئی نہیں کہتا مسلمانوں کے اس
قول نے انھیں کے منہ سے قدرتی انتظام سے علیؑ کو کل صحابہ سے بلا نزاع افضل
کردیا مگر پھر بھی انکو اپنی زبان سے صحابہ سے افضل بہتر اور انکے مقابلہ میں
علیؑ کو وصی و خلیفہ رسول امیر المومنین خلیفۃ المسلمین کہنا گوارہ نہیں ہوتا از ان
میں فقط خلیفۃ الافصل جیسا مہذب اور واقعہ خلافت کی یادگار بتانے والا
مناسب فقرہ تک بکثرت مسلمانوں کے کانوں پر شاق ہوجاتا بلکہ فوجداری
مقدمہ بازی پر نقصان جان و مال اور آبرو پر ہر اک تیار ہوجاتا ہے تو
ایسی خلاف مروت خلاف انسانیت اعتقادی صورتوں سے ایسے مسلمانوں کی
جملہ خوش اعتقادیاں جو کہ اہلبیت یعنے علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کیساتھ ہیں وہ
سب جاتی رہتی ہیں پھر علیؑ کو کرم اللہ وجہہ کہنا انکو یا دیگر اماموں کو فضائل و کرامات کے
لائق جاننا خود کو محب اہلبیتؑ بتانا ان سے امیدوار مغفرت اور شفاعت کا ہونا
انکی منتیں کرنا نذر و نیاز ماننا انکے نام پر خیرات کرنا کونڈے کرنا یہ کل باتیں بیکار
ہوجاتی ہیں جبکہ خدا اور رسولؐ کے محبوب اور مقصود و مراد اور مرتضےٰ و مجتبےٰ ہونیکی
جملہ باتیں انکے مقابلہ میں صحابہ کو خلیفہ رسول امیر المومنین خلیفۃ المسلمین کہنے سے
باطل ہوگئیں تو پھر خدا کی وحدانیت اور رسولؐ کی نبوت کا اقرار اور انکے ساتھ
جملہ خوش اعتقادیاں بھی رسولؐ کی احادیث کو معہ اہلبیت معطل کرنے سے بیکار
ثابت ہونگی اور اگر کسی کے وہم میں یہ خدا اور رسول کی وحدانیت اور نبوت یوں آسانی
نہیں جاسکتی تو حدیث ثقلین و سفینہ حدیث ولایت وغیرہ اکثر احادیث رسول جو کہ

اپنے اہلبیتؑ حسنؑ حسینؑ اور علیؑ و بتولؑ کے بابت ارشاد فرمائی ہیں انکے بیکار
کردینے سے خدا و رسولؐ کی سراسر توہین ثابت ہونے سے جاتی رہے گی
جبکہ وہ حدیثیں مسلمانوں کے اعتقاد کے خلاف ٹھکرا دیجائینگی انکی قطعی
مخالفت کی جائیگی تب ایسے مسلمانوں کی اعتقادی نبوت اور خدا کی وحدانیت
بھی باقی نہیں رہ سکتی۔

اس کے سوا اچھا پھر اور سنئے اور یاد کر لیجئے :۔

پہلے تو رسولؐ کی متفق علیہ حدیث ثقلین خلیفتین انی تارک فیکم
الثقلین یا خلیفتین کہ اے صحابہ اے مسلمانو میں تمہارے درمیان
دو بھاری گراں قدر چیزیں یا دو خلیفہ اپنے بعد چھوڑتا ہوں ایک کتاب اللہ
دوسری عترت اہلبیتؑ اگر ان دونوں کو مضبوط پکڑے رہوگے یعنی فقط
انہیں کی اطاعت خلافت پر قائم رہوگے تو پھر تا قیامت تم ہرگز گمراہ نہوگے
اور اسکے ساتھ دوسری حدیث سفینہ بھی یہ ارشاد فرمادی کہ تم میرے
اہلبیت کی مثال نوحؑ کی کشتی سے سمجھلو کہ جو اوسمیں چڑھ گیا وہ پار ہو گیا
نجات پا گیا اور جس نے اوسکو قبول نہ کیا وہ اوسکے بیٹے کنعان کی طرح اور
انکی بیوی عاہلہ کیطرح فوراً غرق ہوکر ہلاک ہوگا انہیں یا اہلبیت کے
فضائل کے ساتھ کسی حدیث میں اصحاب کی اطاعت کا ذکر نہیں ہے اصحاب کو
پہلے مخاطب کرکے اہلبیت کی اطاعت افضلیت و خلافت ثابت کرنے والی
حدیثیں تو علیؑ کی کل اہلبیت کی اطاعت حکومت کو منواتی ہیں اور آپ انکے بجائے

کے ساتھ صحابہ کو خلیفہ مانتے ہیں حدیث رسول کے خلاف کیا پس جس نے
ان حدیثوں کو نہ مانا تو اوس نے قول رسولؐ کی زبانی تکذیب کرنے سے
ایمان سے خارج ہوا اوپر سے مزہ یہ کہ کل مسلمان رسول کی جملہ حدیثوں کو
صحیح بھی مانتے ہیں پھر انکے خلاف کرتے ہیں اس بنا پر اول سب سے حضرت
عمر کا حسبنا کتاب اللہ کہنا ہمکو کتاب خدا فقط کافی ہے لیے اہلبیت کی
اطاعت کی ضرورت نہیں۔ پھر اہلبیت میں علیؑ کی اطاعت وخلافت کے
مقابل عمر و ابوبکر کو یا کہ عثمان کو خلیفہ کہنا کہلوانا ماننا منوانا اور
کل مسلمانوں کا بکثرت تا قیامت علیؑ کے بجائے صحابہ کی خلافت اور اطاعت پر
اڑجاتا کیا رسولؐ کی ایسی کل احادیث کو لغو بیکار کرکے نہیں ٹھکرایا جارہا ہے
اور انکے نہ مانے جانے سے قول رسولؐ کی عمل سے تکذیب اور توہین نہیں
ہورہی ہے تو پھر انکا حشر کہاں ہوگا۔ یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا
کہ صحابہ کو رسول حکم دیں کہ دو کی اطاعت کرو اور وہ کہتے ہیں صرف
ایک کافی ہے تو ادھر آپ نے رسولؐ کی صحابیت اور نبوت بھی تشریف لیگئی
تو خدا کی وحدانیت پہلے اڑگئی۔ جیسے تھے ویسے عمل سے اعتقاد سے
پھر خود ہی کورے ثابت ہوگئے۔ تیس چالیس برس کا زمانہ تو کفر
میں گزرا ہی تھا حالت اسلام کا زمانہ بھی بخیریت نہ گزر سکا لیکن مسلمانوں کی
خوش اعتقادی محبت کے نزدیک سراپا ایمان اہلبیت کے مقابل صحابہ کا کفر بھی محبوب
ہوکر خلافت حاصل کرنے میں باعث فضیلت ہوتا ہے تو وہ کفر کیسے انکے دلمیں کھٹک کرسکتی

خلاصہ بیان سابق کی اُسی آیت من قتل مومنا متعمدا فجزائہ جہنم۔ کو ایک ہاتھ میں لے کر بعد رسول ص علیؑ و فاطمہؑ سے لے کر کل اہلبیت کے ستانے قتل کرنے والے ایک ایک خلفاے اسلام کے طرز عمل کو دیکھتے جائیے اور آپ ہی آپ ساتھ ہی قتل کا حکم دیتے دلاتے جائیے اور ہر اک امیرالمومنین خلیفۃ المسلمین کے مذہب کو بھی پوچھتے جائیے کہ تم اپنے رسول ص کی معصوم اولاد کو ستا کر قتل کر کے اب کس مذہب پر پکارے جاسکتے ہو اور مسلمانوں کا کون سا گروہ تمہاری خلافت و امارت کو اپنا دین و ایمان سمجھ رہا ہے۔

بس ایسے برادران اسلام کو اپنے مذکورہ خلفاے اسلام کے ساتھ حشر مبارک اور ہمیں اہلبیت رسول کا دامن اور وہ تاج امامت و خلافت تا قیامت مبارک۔ آخر میں بقول رسول لکم دینکم ولی دین پر فسانہ ظلم و ستم دشمنا اہلبیت تمام کرتے ہیں۔

نیز خدا کے مقابل شیطان کی سرکشی و نافرمانی ظاہر ہو جانے شیطان کے مذہب کو یا کہ قابیل و کنعان و نمرود و فرعون۔ شداد و ہامان دجال ابن ملجم عبدالرحمن کے مذہب کو یزید و شمر و عمر سعد جیسے مسلمان طبقہ کے مذہب کو یا دیگر قاتلان و دشمنان ائمہ اہلبیت

خلفائے اسلام کے مذہب کو یا نوحؑ و لوطؑ کی کافرہ بیویوں کو
جعدہ یا اسما زوجہ امام حسنؑ یا ام الفضل دختر ہارون رشید قاتل
امام کے مذہب کو پوچھنا کہ وہ کافر ہوے کہ مسلمان رہے
یا ایسے لوگ سُنّی کہے جائیں کہ شیعہ طبقہ میں ٹھونسے جائیں ایسے
سوالات شان عقل وانصاف کے خلاف ہیں اور بس۔

بندہ بے مقصود عبدالشکور خالی از فطور